المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
از
علامہ ابن جوزی محدثؒ
بزمِ میلاد النبیؐ اریگیشن سکریٹریٹ پرانی انارکلی
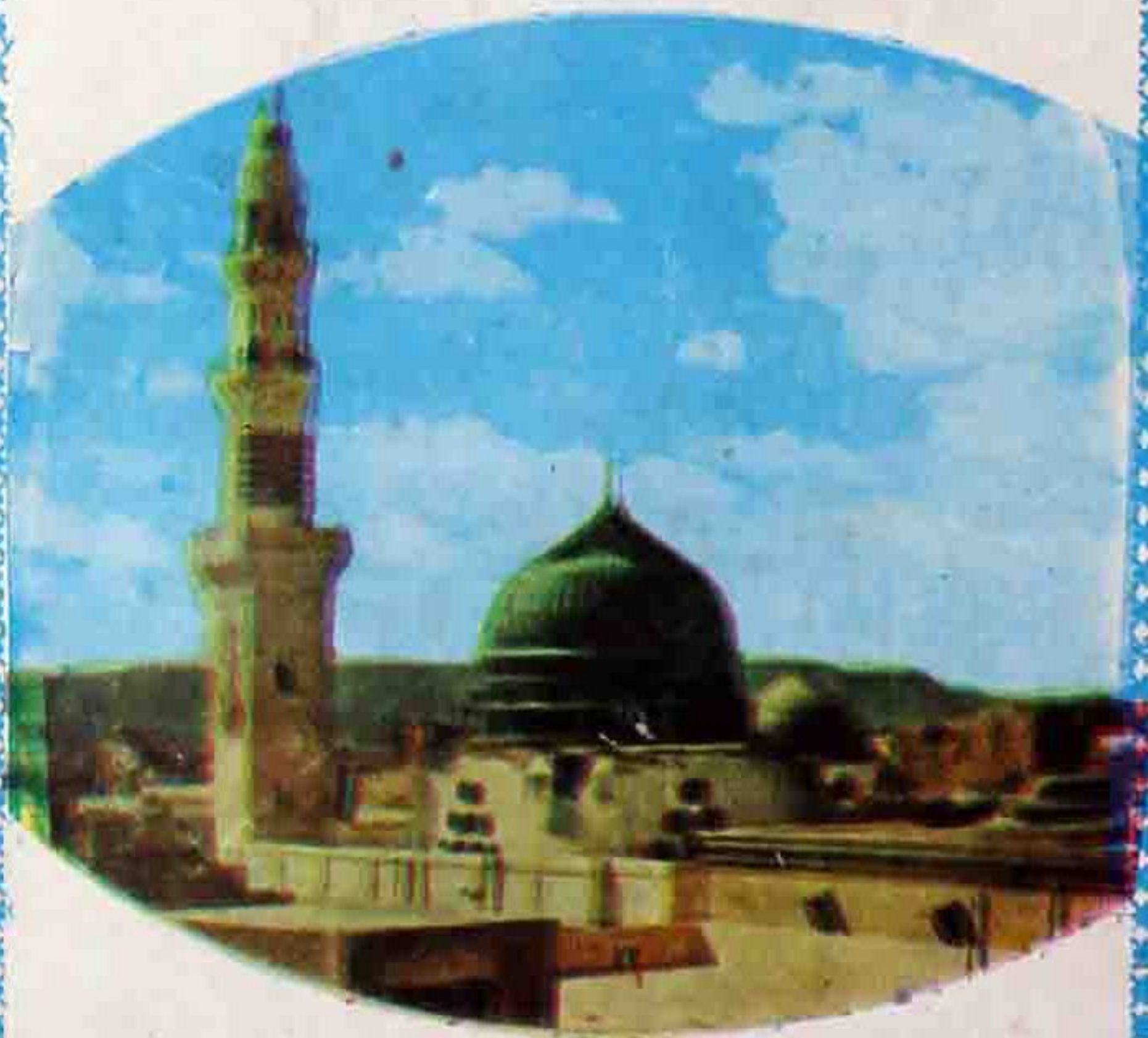
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

در ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بَيَانُ الْمِيْلَادِ النَّبَوِيْ

لِلْمُحَدِّثِ ابْنِ الْجَوْزِيْ

یعنی از تصنیف

علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

بزم میلاد النبی ؐ، اریگیشن سیکرٹریٹ پرانی انارکلی لاہور

بار سوئم

مفت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَبْرَزَ مِنْ غُرَّۃِ عَرُوْسِ الْحَضْرَۃِ صُبْحًا مُسْتَنِيْرًا وَ اَطْلَعَ فِیْ اَفْلَاكِ الْكَمَالِ مِنْ بُرُوْجِ الْجَمَالِ شَمْسًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا وَ اَخْرَجَ مِنْ جَدَاوِلِ اَشْجَارِ الْفُتْرَۃِ ثَمَرَ النُّبُوَّۃِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ لِلْعَالَمِيْنَ نَظِيْرًا، رَفَعَ رَايَاتِ الْاَبَدِيَّۃِ بِظُهُوْرِ الدَّوْلَۃِ الْمُحَمَّدِيَّۃِ فَمَنْ سَارَ تَحْتَهَا كَانَ مُؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا، وَكَمَّلَ السُّعُوْدَ بِاَشْرَفِ مَوْلُوْدٍ حَوَای شَرَفًا وَّ فَضْلًا غَزِيْرًا وَ اَخَذَ لَهُ الْعُهُوْدَ عَلٰی سَائِرِ مَخْلُوْقَاتِ الْوُجُوْدِ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَ تَوْقِيْرًا فَسُبْحَانَ مَنْ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَهٗ تَصْوِيْرًا وَ صَانَهٗ مِنَ الرِّجْسِ وَحَمَاهُ مِنَ الدَّنَسِ وَطَهَّرَهٗ تَطْهِيْرًا وَ اخْتَارَ لِجَلَالِ كَمَالِ طَلْعَتِهٖ مِنَ الْاُمَّهَاتِ بُطُوْنًا كَمَا اخْتَارَ لِدُرَّۃِ بَهْجَتِهٖ مِنَ الْاٰبَاءِ ظُهُوْرًا وَجَعَلَهَا لِصَوْنِ صَدَفَۃِ جَوْهَرَۃِ نَفْسِهِ النَّفِيْسَۃِ الزَّكِيَّۃِ بُحُوْرًا وَ نَقَلَهٗ اِلٰی اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ فَغَدَا كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اِلٰی رَبِّهٖ مُسْتَجِيْرًا فَاٰدَمُ تِيْبَ عَلَيْهِ وَاِدْرِيْسُ بِسَبَبِهٖ رَفَعَهٗ اِلَيْهِ وَنُوْحٌ بِهٖ فِی الْفُلْكِ تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِی الدُّعَاءِ عَلَيْهِ عَوَّلَ وَالْخَلِيْلُ بِهٖ تَشَفَّعَ وَاَيُّوْبُ بِهٖ تَضَرَّعَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد وستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شان احدیت کے پرتوِ جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انوار سے کمال کے آسمانوں پر منور چاند وسورج تاباں فرمائے اور شجاعت وبسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سارے جہان میں کوئی نظیر ومثیل نہیں۔ اور سطوت وہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور ومظفر رہا اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم ومشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے لئے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم وتوقیر کا پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل وغش سے بچایا اور انہیں خوب پاک وستھرا بنایا اور انکی جلالت والی طلعت کمال کیلئے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا جس طرح انکے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا اور ان اصلاب کو انکے نفیس وپاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنیوالے دریا قرار دیئے پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کے صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا اور حضرت نوح نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس

وَمُوْسٰى اَعْلَمَ قَوْمَهٗ بِمَكَانِهٖ وَسَاَلَ رَبَّهٗ
اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ وَلَهٗ وَزِيْرًا وَعِيْسٰى
بِوُجُوْدِهٖ وَطَلَبَ الْمُهْلَةَ اِلٰى اَوَانِ وُرُوْدِهٖ اَرَادَ اَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗ نَصِيْرًا اَلْاَحْبَارُ بِهٖ اَخْبَرَتْ
وَالرُّهْبَانُ بِظُهُوْرِهٖ بَشَّرَتْ وَالْهَوَاتِفُ بِذِكْرِهٖ
هَتَفَتْ وَالْجِنُّ بِرِسَالَتِهٖ اٰمَنَتْ وَالْاٰيَاتُ
بِاسْمِهٖ نَطَقَتْ وَالْاَسِرَّةُ بِمُلُوْكِهَا تَزَلْزَلَتْ
وَبُحَيْرَةُ سَاوَةَ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ غَارَتْ وَفَاضَ
وَادِيْ سَاوَةَ وَكَمْ مِنْ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ
وَانْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَشُرُفَاتُهٗ تَنَاثَرَتْ وَ
مَلٰٓئِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ تَبَاشَرَتْ وَالسَّمَآءُ
بِنُوْرِهَا حُرِسَتْ وَالشُّهُبُ الثَّوَاقِبُ لِمُسْتَرِقِ
السَّمْعِ رُجِمَتْ وَاِبْلِيْسُ نَادٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَا وَيْلًا
وَثُبُوْرًا وَوَضَعَتْهُ اُمُّهٗ اٰمِنَةُ مَخْتُوْنًا مَكْحُوْلًا
مُطَيَّبًا مَسْرُوْرًا وَهُوَ سَاجِدٌ عِنْدَ وَضْعِهٖ رَافِعًا
بِاُصْبُعِهٖ اِلَى السَّمَآءِ مُشِيْرًا وَحَمَلَهٗ جِبْرِيْلُ
وَتَبَرَّكَ بِهٖ اِسْرَافِيْلُ وَحَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ
بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَكُلٌّ اَصْبَحَ بِجَمَالِ طَلْعَتِهٖ
فَرِحًا مَسْرُوْرًا وَرَقَصَ الْكَوْنُ فَرِحًا وَّمَاجَ
مَرَحًا وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ لَيْلَةَ مِيْلَادِهٖ وَتَجَلَّى الْحَقُّ
عَلٰى عِبَادِهٖ وَجَبَرَ كَسِيْرًا وَّاَغْنٰى فَقِيْرًا وَشَرَّفَ

نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
انہیں کو شفیع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں کے واسطے سے
تفرع وزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو انہیں کی منزلت اور
مرتبت سے روشناس کرایا۔ اور انہوں نے رب سے دعا مانگی کہ میں انکا
وزیر اور امتی بنوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کے وجود باجود کی
بشارت دی اور آپکی تشریف آوری کے زمانہ تک قائم (زندہ) رہنے کی
مہلت کی استدعا کی اور درخواست کی کہ میں آپ کا معاون و مددگار بنوں۔
علماء یہود یعنی احبار نے آپکی تشریف آوری کی خبریں دیں اور اہل کتاب کے عابدوں
اور راہبوں نے (پیشتر سے) آپکے ظہور و سراپا سرور کی بشارتیں دیں اور غیبی ہاتفوں
نے آپکے ذکر مبارک، ولادت باسعادت کی منادی کی۔ اور جنات آپکی نبوت و
رسالت پر ایمان لائے اور رب تعالےٰ کی نشانیاں آپکے اسم گرامی سے ناطق ہوئیں
اور بادشاہوں کے نشیمنوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپکی ولادت کیوقت خشک
ہوگیا اور دریائے ساوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہوگیا۔ بکثرت چشمے
جاری ہوئے اور جوش مارنے لگے۔ شاہ فارس کا محل پھٹ گیا اور اسکے کنگرے گر پڑے ساتوں
آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپکے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی اور شہاب ثاقب
نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر
یا ویلا ثبورلہ ائے میری خرابی اے میری تباہی کا شور مچایا اور آپکی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی
نے آپکو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا خوشبو میں بسا ہوا اور خوش وخرم تولد کیا بوقت ولادت
آپکی یہ حالت تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کیطرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کررہے
تھے حضرت جبریل نے آپکو اٹھایا اور اسرافیل نے آپسے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ
آپکو جھرمٹ میں لے لیا۔ اور سب ہی آپکے حسن وجمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش

بِمَحَاسِنٍ اُدْمُنَا فِيْهِ تَوْرَاتِيَّةً وَّ اِنْجِيْلاً وَّ
فُرْقَانًا وَّزَبُوْرًا وَّنَادَى الْمُنَادِيْ قَدْ وُلِدَ
الْحَبِيْبُ الْهَادِيُّ الَّذِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّ
ضَاعَفَ لَهٗ اُجُوْرًا وَّنَادَى الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اسه صُبْحُ الْهُدٰى
مَلَأَ الْوُجُوْدَ سُرُوْرًا لَمَّا بَدَا وَجْهُ
الْحَبِيْبِ مُنِيْرًا ۞ طَلَعَتْ يَا شَهْرَ الرَّبِيْعِ
مُشَرَّفًا بَدْرًا يَفُوْقُ مَعَ الْجَمَالِ بُدُوْرًا۔
وَاَتَى النَّسِيْمُ مُعَطِّرًا وَّمُبَشِّرًا۔ بِقُدُوْمِ اَحْمَدَ
لِلْاَنَامِ نَذِيْرًا۔ لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيْبِ
تَهَلَّلَتْ۔ كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرًا۔
وَالْحُوْرُ فِيْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ وَقَضَتْ
بِمِيْلَادِ الْبَشِيْرِ نُذُوْرًا۔ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ
ذِكْرُهٗ مُتَوَاتِرٌ۔ اَنْ سَوْفَ يَظْهَرُ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا۔ اَخْبَارُ الْاَخْيَارِ الْكِتَابِ
تَظَاهَرَتْ۔ وَلَقَدْ اَبَانَ بِسِرِّ ذَاكَ
بَحِيْرًا۔ اَللّٰهُ شَرَّفَ اَحْمَدًا اَذْكَرَ اِسْمَهٗ۔
وَحَبَاهُ فَضْلًا فِي الْاَنَامِ كَثِيْرًا هُوَ
سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ حَقًّا لَا يُرٰى ــ

ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ ان کی شکستہ دلی کو دور کرکے فقیر کو غنی کیا اور آپکے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا اور پکارنے والے نے پکارا کہ بلا شبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو خوب ہدایت کرنیوالا ہے جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود و سلام پڑھا، اللہ تعالےٰ نے اس کے بدلہ میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرماتے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالےٰ نے فرمایا۔ اسے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا ہے ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا جب حبیب خدا کے نورانی چہرہ نے ظہور فرمایا اے ماہ ربیع الاوّل تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا جو اپنے حسن و جمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے۔ نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے والے اور ڈر سنانیوالے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دی جب خدا کے چہرہ انور نے جب ظہور فرمایا تو روئے زمین کا ہر حصہ تشکر الٰہی میں گویا ہوگیا جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں اور حضورؐ کی ولادت پر انہوں نے نذریں گذاریں ہر زمانہ میں آپکی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں کہ بہت جلد آپ ہادی و ناصر بنکر ظہور فرمانے والے ہیں۔ کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہے اور بلا شبہ اہل کتاب کے نیک علماء نے بھی اس مخفی خزانہ کی خبر دی۔

اللہ تعالےٰ نے احمد مجتبیٰؐ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا اور آپ کو سارے جہاں میں بزرگی عطا فرمائی۔

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہاں کے ایسے سردار ہیں جنکا

اَبَدًا لَہٗ وَالْعَالَمِیْنَ نَظِیْرًا اِنَّمَا تَشَفَّعَ اٰدَمُ بِمُحَمَّدٍ غَفْرًا اِلٰہٗ لَہٗ وَکَانَ غَفُوْرًا۔ وَکَذَاکَ نُوْحٌ فِی السَّفِیْنَۃِ قَدْ نَجَا۔ مِنْ یُّمْنِہٖ نَاسْأَلْ بِذَاکَ خَبِیْرًا۔ لَوْلَاہُ زَادَتْ فِی الْوُقُوْدِ سَعِیْرًا لَوْلَاہُ مَاخُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِہٖ۔ ھٰذَا الْفَخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَکِیْرًا۔ بُشْرٰی لَکُمْ یَا اُمَّۃَ الْھَادِیْ بِہٖ۔ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا۔ فُضِّلْتُمْ حَقًّا بِاَشْرَفِ مُرْسَلٍ۔ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ بَادِیًا وَّحُضُوْرًا۔ صَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ رَبِّیْ دَائِمًا۔ مَادَامَتِ الدُّنْیَا وَزَادَ کَثِیْرًا

قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِیْغِ وَمُبَشِّرًا لِّمَنْ اٰمَنَ بِالْجَنَّۃِ وَنَذِیْرًا لِّمَنْ کَذَّبَ بِالنَّارِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی شَاھِدًا عَلَی الْعَامَّۃِ وَمُبَشِّرًا بِالْکَرَامَۃِ وَنَذِیْرًا لِّلْغَرَامَۃِ وَدَاعِیًا لِّلسَّلَامَۃِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا لِاَھْلِ الْاِسْتِقَامَۃِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلْاَنْبِیَآءِ وَمُبَشِّرًا لِلْاَوْلِیَآءِ وَنَذِیْرًا لِلْاَشْقِیَآءِ وَدَاعِیًا لِلْاَتْقِیَآءِ وَ

دونوں جہاں میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا جب آدمؑ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخش دیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ اسی طرح آپ کے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں طوفان سے نجات پائی تم کسی بھی باخبر سے دریافت کرلو۔ حضرت خلیل کیلئے نار نمرود، حضورؐ ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا ایسی ہدایت کرنیوالے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔ تم بجا طور پر افضل الرسول کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ میرا رب، اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جب تک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائے۔

(اللہ تعالےٰ کا ارشاد اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا، اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کیلئے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

شاہداً اسے مراد سب پر شہادت دینے وال اور مبشراً سے کرامت و بزرگی کی بشارت دینے والا اور نذیراً اسے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیاً سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لئے آپ روشن چراغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختوں کو ڈرسنانے والا اور داعیاً یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجاً منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے

سِرَاجًا مُّنِیْرًا لِلْاَصْفِیَاءِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا
عَلَی الشُّهُوْدِ وَ مُبَشِّرًا لِاَهْلِ السُّجُوْدِ وَ
نَذِیْرًا لِاَهْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِیًا اِلَی
الْمَعْبُوْدِ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا عَلَی الصِّرَاطِ
یَوْمَ الْوُرُوْدِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی شَاهِدًا
اَیْ شَاهِدًا لِلْعَابِدِیْنَ وَ مُبَشِّرًا
لِلْمُوَحِّدِیْنَ وَ نَذِیْرًا لِلْجَاحِدِیْنَ
وَدَاعِیًا لِلْمُرِیْدِیْنَ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا
لِلْوَاجِدِیْنَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ اَیْ بَعَثْنَاکَ
شَاهِدًا لَنَا وَ مُبَشِّرًا مِنَّا وَ نَذِیْرًا
مِنَّا وَ دَاعِیًا اِلَیْنَا وَ سِرَاجًا لِکَوْنِنَا وَ
مُنِیْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا، وَکَاَنَّہٗ تَعَالٰی
یَقُوْلُ یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ
وَاَنَا الْوَاحِدُ وَ اَنْتَ الْبَشِیْرُ وَ اَنَا الْخَبِیْرُ
اَنْتَ النَّذِیْرُ وَ اَنَا الْقَدِیْرُ اَنْتَ الدَّاعِیْ
وَاَنَا الْقَاضِیْ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا،
بَشِّرْ اَنْتَ وَ اُکْرِمُ اَنَا، فَاِنِّیْ کَرِیْمٌ
بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَکَ وَ
اَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَدِیْرٌ عَلَی الْاِنْتِقَامِ

روشن چراغ بناکر بھیجا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیئے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبود حقیقی اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پل صراط پر روز قیامت روشن چراغ کرکے بھیجا۔ اللہ تعالےٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کیلئے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی موحدین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی منکرین کو خبردار کرنیوالا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیئے روشن چراغ کرکے بھیجا بمطلب یہ کہ ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کرکے یعنی اپنا گواہ بناکر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیئے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔

گویا کہ اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں۔ میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں۔ آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں انکی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایسا ندار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھپر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے گا۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے

مِمَّنْ أَشْرَكَ بِيْ وَأَنْكَرَ وَاسْتَكْبَرَ وَ
وَادَّعَ أَنْتَ نَبِيٌّ نَاصِحٌ بِالْحَقِّ عَلٰى مَنْ
أَطَاعَ وَعَصٰى أَدْعَاهُ وَاسْتَغْفَرَ وَأُجِيْبُ
لَكَ وَلِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ، وَقَالَتِ
الْعُلَمَاءُ، سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سِرَاجًا اے شَمْسًا.
بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى أَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ
اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا
أَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِنَ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ إِلَى
الْأَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْأَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهٗ
غَيْرَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ وَسَمَّاهُ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سِرَاجًا لِأَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ
إِلَى الظُّلُمَاتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا فَذِكْرُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَمَاعُ أَحَادِيْثِهٖ تَزِيْدُ فِي
الْإِيْمَانِ وَيُضِيْءُ الْقُلُوْبَ وَالْأَبْصَارَ بِأَنْوَاعِ
الْعِزِّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ
مَحَبَّتَهٗ مَشْرُوْطَةً بِمَحَبَّتِهٖ وَطَاعَتَهٗ مَقْرُوْنَةً
بِطَاعَتِهٖ وَذِكْرَهٗ مَعْقُوْدَةً ابلعته
وَعَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ
أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کرونگا اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپکی وجہ سے اسکی دعا قبول کرونگا جو آپکی پیروی کریگے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیساکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد الم تر کیف خلق اللہ آلایہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنیوالا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنیوالا بنایا" جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیئے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیئے آفتاب ہیں جن کے نور کی چمک نے شرک وکفر اور سرکشی و طغیانی کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیئے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیئے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکے لیئے فضل عظیم ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر اور آپکی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں قسم قسم کے عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے اسی بنا پر اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ مشروط کر کے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے اور آپکے ذکر کو اپنے ذکر سے اور آپکی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔ امیر المومنین سیدنا ابو الحسن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سَيِّدُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْ تَنَبَّأَ وَآدَمُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ فِيْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَاءِ الْمَمْدُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى فِي الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ هَاشِمِيٌّ قُرَشِيٌّ وَنَبِيٌّ حَرَمِيٌّ، مَكِّيٌّ بَطْحِيٌّ تِهَامِيٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِيٌّ وَفَرْعُهٗ نِزَارِيٌّ وَّحَسَبُهٗ اِبْرَاهِيْمِيٌّ وَنَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِيٌّ وَّبُقْعَتُهٗ حِجَازِيٌّ وَّ شَخْصُهٗ عُلْوِيٌّ وَّنُوْرُهٗ قَمَرِيٌّ وَّقَلْبُهٗ رَحْمَانِيٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الدَّانِيْ اَبْيَضُ اللَّوْنِ عَفِيْفُ النَّفْسِ مُدَوَّرُ الْوَجْهِ كَثُّ الشَّعْرِ شَدِيْدُ سَوَادِهٖ وَلَهٗ شَعْرَتَانِ فِيْ جَسَدِهٖ كَاَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ رَائِحَةً وَاَسْخَى النَّاسِ كَفًّا وَّاِذَا سَلَّمَ اَحَدًا وَّصَافَحَهٗ وَجَدَ فِيْ يَدِهٖ رَائِحَةَ الْمِسْكِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاِذَا رَاٰهُ جَالِسًا فِيْ

نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن بے شک محمدؐ رب العلمین کا رسولؐ ۔ خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر، اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں پر مہربان گنہ گاروں کی شفاعت کرنیوالے ہیں اللہ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین الآیہ آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ آپ اس حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے آئیں گے۔ آپ مقام محمود پر فائز۔ کھلے ہوئے دراز "لوذاحمد" والے اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے مالک ہیں۔ آپ۔ امام، ہاشمی قریشی، نبی، حرم والے، مکی والبطحی اور تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب بہ قبیلہ نزار ہیں۔ آپ کا حسب ابراہیمؑ اور آپ کا نسب اسمٰعیلؑ ہے۔ آپ کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العلمین کے آپ رسولؐ ہیں۔ نہ آپ دراز قد ہیں نہ پستہ قد، سفید رنگ، پاکیزہ خصلت گول بشرہ والے، گھنے بالوں والے جن کی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں۔ انکی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی، آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین دن تک محسوس کرتا اور جب کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو وہ ایسا محسوس کرتا کہ

الْمَسْجِدِ كَاَنَّهُ الْقَمَرُ الْمُنِيْرُ قَدْ طَلَعَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ كَمَالِهٖ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَلَا يَعْلَمُ بِمَلَكُوْتِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنْ رَاٰی خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِهٖ اَوِ ادَّعٰى بِمَحَبَّةِ اللّٰهِ وَمَعْرِفَتِهٖ وَقُرْبِهٖ فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَّبِعَ نَبِيَّهٗ وَيَقْتَدِيَ بِسُنَّتِهٖ وَيُطِيْعَ رَسُوْلَهٗ وَيُبَايِعَ بِهٖ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ فِیْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَقُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَاَنَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَةِ وَاَنَا الْمَاحِیْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالنَّاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَالْبَشِيْرُ وَالنَّذِيْرُ وَالْاَمِيْنُ وَالْمَاْمُوْنُ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ وَالْهَادِیْ وَالْمَهْدِیُّ وَالْمُهْتَدِیْ وَالْمُرْتَضٰى وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ

چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کی تحریر کو بجز اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا لہٰذا جو حضور اکرم خاتم النبیینؐ کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالےٰ کی محبت اور اسکے قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرکے آپ کی بیعت کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔" بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقتہً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں جس نے رسولؐ کی پیروی کی۔ بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں، میں محمدؐ ہوں، اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ، نبی التوبہ، نبی الرحمتہ اور نبی الملحمتہ ہوں، میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کا جمع کرنیوالا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب)، راز ہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح)، آخری نبی، عبداللہ، البشیر، نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔ لہٰذا آپ سراج منیر، ہادی، مہدی، مہتدی، مرتضیٰ، مصطفےٰ، مختار، نور مبین، برہان شاہد، مبارک، نور الامم۔ اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس، سید البشر، مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، خیر الخلائق

الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَ
نُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى سَيِّدُ
النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ
وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى وَاَكْرَمُ
وُلْدِ اٰدَمَ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ اَبْيَاتٌ نَبِيٌّ لَهٗ
مِنْ مُحَمَّدٍ سَلَالَاتِ الرِّضَا نَسَبًا۔ وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا
وَّاَكْرَمُهُمْ اَبًا۔ اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ
مُرْسَلٍ۔ وَلٰكِنَّهٗ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا اِنَّ
نَبِيَّهٗ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ۔ بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ
الْعُلُوْمِ مُهَذَّبًا وَاَظْهَرَ فِي التَّعْجِيْزِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ
وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَحْرَزَ اَهْلُهُمْ سَبَا۔ هُوَ الْمُصْطَفٰى
الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً۔ عَلَيْهِ سَلَامُ اللّٰهِ مَا هَبَّتِ
الصَّبَا۔ حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخُلُقِ وَالْخَلْقِ وَالْحِجٰى۔ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ
صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰى۔ بِمَوْلِدِهٖ قَدْ شَرُفَتْ مَكَّةُ
كَمَا۔ بِتُرْبَتِهٖ قَدْ شَرَّفَ اللّٰهُ يَثْرِبَا۔ تَبَاشَرَتِ
الْاَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهٖ۔ وَحَفَّتْ بِهِ الْاَكْوَانُ شَرْقًا
وَّمَغْرِبًا۔ وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءَ بِاَحْمَدٍ۔ فَاَهْلًا
وَّسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ وَمَرْحَبًا۔ قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفَضَ الْاَرْضَ وَرَفَعَ السَّمٰوَاتِ قَبَضَ قَبْضَةً
مِنْ نُوْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا كُوْنِيْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ
فَصَعِدَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى حِجَابِ الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

صاحب منبرِ اعلیٰ اکرم اولادِ آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابیات

ایسے نبی جن کی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی جن کی مائیں مخلوق میں پاکیزہ اور جن کے آباء ان میں مکرم ہیں۔

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امرِ حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں وہ ہمیشہ ہی ثروت علوم سے آراستہ رہے ہیں۔

بلاغت کا سحر، معجزانہ طور پر ظاہر کرتے ہیں بوقت فتح مدِ الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔ یہ حلیم اعظم خلق، خلق عظیم اور عقل والے ہیں بشیر، نذیر، صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔ اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی بخشی جیسے مدینہ منورہ کو اپنے روضہ انور سے شرافت بخشی۔ سارا جہاں آپکی ولادت کے دن پر خوشی کرتے ہیں۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا اب میں حبیب خدا کو اہلاً، سہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتوِ نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا تو محمد ہو جا تو وہ مشت نور، ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِذٰلِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا فَمِنْكَ اَبْدَءُ الْخَلْقَ وَبِكَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَسَّمَ نُوْرَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الْاَوَّلِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّانِي الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الرَّبُّ جَلَّ شَانُهٗ لِلْقَلَمِ اُكْتُبْ فَارْتَعَدَ الْقَلَمُ مِنْ هَيْبَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ اَيْ رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبْ تَوْحِيْدِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَتَبَ الْقَلَمُ ذٰلِكَ وَاهْتَدٰى اِلٰى عِلْمِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ خَلْقِهٖ وَكَتَبَ اَوْلَادُ اٰدَمَ بِصُلْبِهٖ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ نُوْحٍ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ اِبْرَاهِيْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ مُوْسٰى مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ عِيْسٰى مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ يَّكْتُبَ اَدْخَلَهُ النَّارَ، فَاِذَا النِّدَاءُ مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى، تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ، فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَتَاَبَّدَ الْقُدْرَةِ ثُمَّ جَرٰى فِي اللَّوْحِ

اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا لہٰذا تجھی سے خلق کی ابتداء کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا چنانچہ پہلی قسم سے لوح، دوسری سے قلم پیدا فرمایا پھر اللہ تعالےٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ! تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری ہوا میری توحید میں لکھ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"، چنانچہ قلم نے یہ لکھا پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید کرے گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جہنم رسید ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے بارہ میں لکھا جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اسکی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر! اس پر قلم شق ہوگیا اور دست قدرت سے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں اروانی کیئے م

المحفوظ ثم قال القلم أي رب وما أكتب
قال اكتب أمتي مذنبة ورب غفور وروى
وهب بن منبه أنه قال لما خلق الله آدم و
ألقى فيه الروح وفتح عينيه ونظر إلى باب
الجنة فإذا مكتوب عليه لا إله إلا الله محمد رسول
الله فقال آدم أي رب هل خلقت خلقا هو أعظم عليك
مني قال نعم يا آدم وهو من ذريتك ولولاه
ما خلقتك فلما خلق الله حواء عليها السلام
وقد ركبت فيه الشهوة فقال آدم يا رب وما
هذه قال هذه أمتي حواء قال يا رب زوجنيها
إياها قال هات مهرها قال أي رب وما مهرها
قال أن تصلي صاحب هذا الاسم علي مرة عشرا وقال
كعب الأحبار لما أراد الله سبحانه أن يخلق
نبينا محمدا أمر جبرئيل أن يأتيه بالقبضة
البيضاء التي هي موضع قبره فغمست في أنهار
الجنة وطيف بها السموات والأرض فعرفت
الملئكة قدر محمد صلى الله عليه وسلم
وفضله قبل أن تعرف آدم ونسله ثم إن الله سبحانه
وتعالى ادخر نور نبينا محمد في سر عظمته وكتب
اسمه على عرشه فلما خلق آدم أودع ذلك
النور في صلبه فسمع في ظهره نشيشا كنشيش الطير

کھینچ گئی اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں
فرمان باری ہوا لکھو" یہ امت گنہ گار ہے اور رب تعالے بخشنہار ہے۔
سیدنا وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے
ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں جنت کے دروازوں کی
طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس پر حضرت آدمؑ
نے عرض کیا اے میرے رب کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے
جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری
اولاد میں سے ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا پھر جب اللہ نے
سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم میں شہوت کا جزو مرکب
کیا گیا تو حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی
حوا ہیں۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے رب میرا اسکے ساتھ عقد فرما دے حق تعالے
نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا
مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دس
مرتبہ درود شریف پڑھو۔ کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالے نے ہمارے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپکی قبر انور
ہے وہاں سے ایک شربت، سفید مٹی کی لائے۔ پھر اسے ایک جنت کی نہروں میں
غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا ابھی حضرت آدمؑ کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی
نسل کو۔ اس کے بعد اللہ تعالے نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک کو اپنی
عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا اور آپکا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب

فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ النَّشِیْشُ قَالَ هٰذَا تَسْبِیْحُ
خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ اُخْرِجُهٗ مِنْ ظَهْرِكَ وَاُوْدِعُهٗ
فِی الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْاَحْشَاءِ الزَّاهِرَةِ ثُمَّ نَظَرَ
اٰدَمُ اِلَی الْعَرْشِ فَرَاٰی اسْمَ مُحَمَّدٍ مَقْرُوْنًا بِاسْمِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ یَا رَبِّ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ قَرَنْتَ اسْمَهٗ
بِاسْمِكَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ وَّلَدِكَ وَلَوْلَاهُ
مَا خَلَقْتُكَ فَلَمَّا اُصِیْبَ اٰدَمُ بِوَسْوَسَةِ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ الْمَارِدِ وَاهْبِطُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَقَالَ یَا رَبِّ بِحُرْمَةِ
هٰذَا الْوَلَدِ ارْحَمْ هٰذَا الْوَالِدَ فَنُوْدِیَ هُنَالِكَ
وَعِزَّتِنَا وَجَلَالِنَا لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ فِیْ
اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ فَسُبْحَانَ مَنِ
اصْطَفٰی اٰدَمَ بِمُحَمَّدٍ وَّاجْتَبَاهُ وَتَابَ عَلَیْهِ
وَغَفَرَ لَهٗ وَهَدَاهُ وَلَا زَالَ نُوْرُ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ حَتّٰی حَمَلَتْ حَوَّاءُ بِشِیْثَ فَانْتَقَلَ
ذٰلِكَ النُّوْرُ عَنْ اٰدَمَ اِلٰی حَوَّاءَ وَكَانَتْ قَبْلَهٗ
تَلِدُ فِیْ بَطْنِهَا تَوْاَمَیْنِ اَیِ اثْنَیْنِ اِلَّا فِیْ شِیْثَ
(عَلَیْهِ السَّلَامُ) فَاِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهٗ كَرَامَةً
لِسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَجَدِّ الْحَسَنَیْنِ فَلَمَّا اَیْقَنَ اٰدَمُ
بِالْمَوْتِ اَخَذَ بِیَدِ وَلَدِهٖ شِیْثَ وَقَالَ یَا بُنَیَّ
اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ عَلَیْكَ
عَهْدًا وَّمِیْثَاقًا اَجَلَّ هٰذَا النُّوْرِ الَّذِیْ اَرٰی فِیْ

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم النبیین کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہونگے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور احشاءِ زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدمؑ نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدمؑ نے مناجات کی اے رب اس فرزند جلیل القدر کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان وزمین والوں کے لئے شفاعت مانگتے تو ہم ضرور قبول فرماتے پاک ہے وہ ذات کریم جس نے آدمؑ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور انکی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت ومغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدمؑ کی پشت میں یہ نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا۔

جب حضرت حوا اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوا کی طرف منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکسا تھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے یہ سید الثقلین جد الحسنین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب حضرت آدمؑ کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا تو اپنے فرزند حضرت

وَجْهِكَ اَنْ لَا تَضَعَهُ اِلَّا فِي الْاَطْهَرِيْنَ
مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ اِنَّ اٰدَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَالِقَ
الْعَرْشِ مُنِيْرَ الشَّمْسِ خَلَقْتَنِيْ مَا سَبَقَ بِهِ
عِلْمُكَ وَوَعَدْتَنِيْ بِالنُّوْرِ الَّذِيْ اَرٰى مِنْهُ
الْاِكْرَامَ وَالتَّشْرِيْفَ وَقَدْ صَارَ لِوَلَدِيْ
شِيْثَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَّهُ حَافِظًا وَّعَلَيْهِ شَاهِدًا
فَلَمَّا فَرَغَ اٰدَمُ مِنْ دُعَائِهِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) فِيْ لُمْلُمَتِهِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَقَالَ يَا اٰدَمُ
اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ
تَكْتُبَ عَلٰى شِيْثَ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ
هٰٓؤُلَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ بِاَنَّهُمْ عِبَادُ مَلٰٓئِكَةِ
السَّمٰوٰتِ قَالَ فَكَتَبَ اٰدَمُ الْكِتَابَ وَاَشْهَدَ
رَبَّ الْعِزَّةِ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ
كَسَا بِشِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ حُلَّتَيْنِ خَضْرَا
اَتٰى بِهِ جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْ حُلَلِ
الْجَنَّةِ وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمَحْوَآئِكَةِ الْبَيْضَاءِ
وَكَانَتْ فِيْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا فَوَاقَعَهَا
شِيْثُ فَحَمَلَتْ مِنْهُ بِاَنُوْشَانَ وَكَانَتْ تَسْمَعُ
نِدَاءَ الْاَصْوَاتِ هَنِيْئًا لَكِ يَا بَيْضَاءُ فَقَدْ
اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالٰے نے
حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت
میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت
آدمؑ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا
پیدا کرنیوالا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنیوالا ہے اور جس طرح
تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھ سے پیدا فرمایا اور تو نے مجھے اس نور
کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں
اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہو گیا ہے اے
اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے پھر جب حضرت
آدم اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ
میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ
آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما
دیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ
حضرت آدمؑ نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں
کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیثؑ کو دو سبز حلے، جو جبریل جنتی حلوں
میں سے لائے تھے پہنائے گئے اور اللہ نے ان کو بی بی "محوالہ بیضاء"
سے جو قدو قامت اور حسن وجمال میں حضرت حوا، کی مانند تھیں نکاح کر دیا
جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو وہ "انوش" سے حاملہ ہوئیں
وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضا، تمہیں مبارک
ہو اللہ تعالٰے نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کو ودیعت رکھا ہے۔

رُوِيَ عَنْ آدَمَ أَنَّهُ لَمَّا تَابَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ فَقَالَ سُبْحَانَهُ
مِنْ أَيْنَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّيْ رَأَيْتُ
فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ الْخَلْقِ
عِنْدَكَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَّ
آدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِيْ وُجُوْدِ
الْعَالَمِ وَلَا مَآءَ وَلَا طِيْنَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ، وَقَدْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ
وَمِنْ نُوْرِيْ خَلَقَ جَمِيْعَ الْكَآئِنَاتِ، وَذَكَرَ بَعْضُ
الْمُعْتَنِيْنَ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى فِي النَّوْمِ رُؤْيَا فَانْتَبَهَ
وَهُوَ مَذْعُوْرٌ فَأَتٰى كَهَنَةَ قُرَيْشٍ وَقَصَّهَا عَلَيْهِمْ
وَقَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنِّيْ سِلْسِلَةٌ ذَاتُ نُوْرٍ
عَظِيْمٍ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ وَلَهَا أَرْبَعَةُ أَطْرَافٍ
طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَهَا
وَطَرَفٌ لَحِقَ بِأَسْبَابِ السَّمٰوٰتِ وَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرٰى
فَبَيْنَمَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا إِذْ تَحَوَّلَتْ شَجَرَةً عَظِيْمَةً خَضْرَاءَ
جَامِعًا لِأَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَأَيْتُ تَحْتَهَا شَخْصَيْنِ
مُهِيْبَيْنِ فَقُلْتُ لِأَحَدِهِمَا مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا نُوْحٌ

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے
توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخش
دے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے
نام محمدؐ کو کیسے جانا؟ عرض کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ
مکرم مخلوق ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی
نبی تھا جب آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے
عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے
کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے فرمایا اللہ نے سب سے
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔
بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب، ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوفزدہ ہو گئے
قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے
دیکھا ہے کہ مجھ سے ایک نور کی ایک زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے
کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اور اس کے چار کنارے ہیں ایک
کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ زمین کے مغرب میں ہے اور ایک آسمانوں
سے جا ملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا
کہ وہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے
ہوئے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے
ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوحؑ ہوں کشتی میں

وَقُلْتُ لِلْآخَرِ مَنْ أَنْتَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ قَدْ
جِئْنَاكَ تَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ
مِنْ ظَهْرِكَ نَطُوْبٰى لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهٖ
بِشَارَةٌ لَكَ لَا لَنَا وَلَئِنْ صَدَقَ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ
مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ يَدْعُوْ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَيَكُوْنَنَّ رَحْمَةً لِقَوْمٍ وَنِقْمَةً
لِلْآخَرِيْنَ فَلَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
جَدُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ
فَرَحًا شَدِيْدًا وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا.

ابیات لَهُ النَّسَبُ الْعَالِيْ فَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ
حَسِيْبٌ نَسِيْبٌ مُنْعِمٌ مُتَكَرِّمٌ ۞ أُقَدِّمُهُ
فِيْ كُلِّ خَيْرٍ كَلَامُهُ ۞ إِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّبِيُّ مُقَدَّمٌ ۞
جَمِيْلٌ بِتَاجِ الْمَكْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ ۞ جَلِيْلٌ بِآلَاءِ
الْبَهَاءِ مُعَمَّمٌ ۞ فَمَا الْكَوْنُ إِلَّا حُلَّةٌ وَمُحَمَّدٌ ۞
طِرَازٌ بِأَنْوَارِ النُّبُوَّةِ مُعْلَمٌ ۞ لَهُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ
الْمُسْتَنِيْرُ أَطَاعَتَا ۞ كَذَا الضَّبُّ حَتَّى الظَّبْيُ جَاءَ يُسَلِّمُ ۞
بِمَبْعَثِهِ الْأَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا ۞ لَهُ حَلَّلَ اللّٰهُ
الَّذِيْ كَانَ يُحَرَّمُ ۞ فَلَوْلَاهُ مَا سَارَتْ لِطَيْبَةَ نُوْقُنَا ۞
وَلَوْلَاهُ مَا كَانَ الْحُدَاةُ تُزَمْزِمُ ۞ أَلَا قُلْ لِقَوْمٍ
نَازَعُوْا إِنْ أَرَدْتُمُ ۞ نَجَاةً بِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا ۞
قِيْلَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا تو تمہیں مبارک و خوشی ہو" اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لئے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا بلاشبہ وہ ایک قوم کے لئے باعث رحمت ہوگا۔ اور دوسری قوم کیلئے موجب عذاب۔ پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار: حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی ہمسر نہیں نہ نسب میں نہ حسب میں وہ صاحب انعام و اکرام والے ہیں ـــ ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں ـــ آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں۔ آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں ـــ نہیں ہے کائنات بجز نوشتہ کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں ـــ آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا ـــ آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا۔ آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے ـ خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر تم آپکے وسیلہ سے نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب ملکر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

وَسَلَّمَ وَرَغِبَتْ فِي خِطْبَتِهِ النِّسَاءُ وَرُؤَسَاءُ اَكَابِرِ
قُرَيْشٍ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لِلنِّسَاءِ حَدِيثٌ فِي بُيُوتِهِنَّ
اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ فَحَكِيَ ذٰلِكَ لِوَالِدِهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ لَهٗ يَا وَلَدِي اخْرُجْ اِلَى الصَّيْدِ يَسْتَرِيحُ مِنَ
النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَعَهٗ وَهْبُ الزُّهْرِيُّ قَالَ
وَهْبٌ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي طَرِيقِ الْبَرِّيَّةِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ
مِنَ الْيَهُودِ شَاهِرِيْنَ سُيُوفَهُمْ وَهُمْ نَحْوُ سَبْعِيْنَ
فَارِسًا فَتَلَقَّاهُمْ وَهْبٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا الَّذِي
تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ وَهْبٌ
وَمَا ذَنْبُهٗ قَالُوا لَيْسَ لَهٗ ذَنْبٌ وَلٰكِنْ فِي ظَهْرِهٖ
نَبِيٌّ دِيْنُهٗ نَاسِخٌ جَمِيْعَ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهٗ مَاحِيَةٌ
بِجَمِيْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهْبُ نِ الزُّهْرِيُّ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ وَاِيَّاهُمْ فِي الْحَدِيثِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِنَ
السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَمَعَهٗ وَهْبٌ اِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَكَوْا مَا جَرٰى
لَهُمْ مَعَ الْيَهُودِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ قَدْ
خَطَبَتْ مِنِّي نَاسٌ كَثِيرٌ وَلَمْ اَدْرِ لِمَنْ اُزَوِّجُهٗ
فَقَالَ وَهْبٌ اِنَّ لِيْ اِبْنَةً اسْمُهَا اٰمِنَةُ اُرْسِلُ
اِلَيَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَنْظُرَهَا اِنْ اَعْجَبَتْهَا قَدَّمْتُهَا
لَكُمْ جَارِيَةً فَسَارَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْزِلِ

ایک روایت یوں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کہا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہو گیا۔ ان سے حضرت وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنیوالا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنیوالی ہوگی۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور انکے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں۔

وَهْبٍ فَطَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا
فَرِحُوْا بِهَا وَقَالُوْا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ فَرِّجِيْ
قُلُوْبَنَا وَأَقِرِّيْ عُيُوْنَنَا لَعَلَّكِ أَتَيْتِ فِيْ خِطْبَةِ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتُكُمْ إِلَّا بِهٰذَا فَقَالُوْا
وَمَا لَنَا أَنْ لَّا نَكُوْنَ جَوَارِيَ آلِ بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَأَخْرَجُوْا آمِنَةَ وَقَدَّمُوْهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوَجَدَتْهَا
كَوْكَبًا دُرِّيًّا فَسَلَبَتْ عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ
فَسَارَتْ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَتْ يَا
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ تَكِلُّ اللِّسَانُ وَيَعْجُزُ الْإِنْسَانُ عَنْ
وَصْفِ آمِنَةَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ دَعَا بِوَهْبٍ
وَقَوْمِهٖ فَحَضَرُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
يَا وَهْبُ تَقَدَّمْ وَاذْكُرْ مَهْرًا لِبِنْتِكَ وَاشْتَرِطْ
شُرُوْطَهَا فَتَقَدَّمَ وَهْبٌ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
بِمَا طَلَبَ وَهْبٌ زَوَّجَهَا بِوَلَدِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ وَالِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَ
تَعَالٰى قَدْ صَانَ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَنِ ارْتِكَابِ الْفَوَاحِشِ وَالْمَعَاصِيْ لِأَنَّ قَبْلَ مُوَاقَعَتِهٖ
لِآمِنَةَ جَرَتْ لَهٗ قِصَّةٌ مَعَ الْخَثْعَمِيَّةِ وَهِيَ
أَيَوْمًا عَلٰى امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرٍّ وَكَانَتْ
مِنْ أَجْمَلِ النِّسَاءِ وَأَشْبَهِهِنَّ وَأَعَفِّهِنَّ وَكَانَتْ قَدْ
قَرَأَتِ الْكُتُبَ وَكَانَ شَبَابُ قُرَيْشٍ يَجْلِسُوْنَ إِلَيْهَا

میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطورِ باندی پیش کر دوں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو! وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لئے آئی ہوں وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لاکر پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے انکی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور انکے قبیلہ والوں کو بلایا جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آگے آکر اپنی بیٹی کا مہر اور اسکی شرطیں بیان کرو تب حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا بلا شبہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بیحیائی سے محفوظ رکھا کیونکہ اس سے پہلے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ گذر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت

وَيَتَحَدَّثُوْنَ مَعَهَا فَرَأَتْ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِيْ وَجْهِ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَهٗ يَا فَتٰى مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرَهَا
بِاسْمِهٖ فَقَالَتْ لَهٗ هَلْ لَكَ اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ وَ
اُعْطِيَ لَكَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا
فَقَالَ لَهَا اَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهٗ وَالْحِلُّ
لَا حِلَّ فَاَسْتَبِيْنَهٗ ؛ فَكَيْفَ بِالْاَمْرِ الَّذِيْ
تَنْوِيْنَهٗ ؛ يَحْمِي الْكَرِيْمُ عِرْضَهٗ وَدِيْنَهٗ ؛ ثُمَّ
مَضٰى اِلٰى زَوْجَتِهٖ اٰمِنَةَ فَوَاقَعَ مَعَهَا وَزُنَّتْ
اٰمِنَةُ فِيْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَجَبٍ فَمَرِضَ نِسَآءُ
قُرَيْشٍ وَمَاتَتْ مِنْهُنَّ مِائَةُ صَبِيَّةٍ حُزْنًا وَ
اَسَفًا عَلٰى نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيَّةَ
وَجَمَالَهَا وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْهِ مِمَّا لَدَيْهَا فَجَاءَ
وَاَقْبَلَ اِلَيْهَا فَلَمْ يَرَ مِنَ الْاِقْبَالِ عَلَيْهِ اٰخِرًا كَمَا اَوَّلًا
مِنْهَا اَوَّلًا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِيْمَا تَكَلَّمْتِ
بِالْاَمْسِ فَقَالَتْ لَهٗ يَا فَتٰى اَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتَ
بَعْدِيْ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى زَوْجَتِيْ اٰمِنَةَ فَقَالَتِ
الْخَثْعَمِيَّةُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيْبَةٍ
وَرَاَيْتُ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِيْ وَجْهِكَ فَاَرَدْتُ اَنْ
يَكُوْنَ ذٰلِكَ النُّوْرُ فِيْ بَطْنِيْ فَاَبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ
فِيْ اِلَّا حَيْثُ كَانَ وَلٰكِنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبِرْ
زَوْجَتَكَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِخَيْرِ اَهْلِ الْاَرْضِ دُنْيَاهَا

عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُر تھا وہ حسینان عرب میں یکتا شکل وصورت حسن وجمال میں سب سے زیادہ خوب صورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نورِ نبوۃ کو دیکھا وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر وہ کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کئے جائیں گے آپ نے اسکی طرف دیکھ کر فرمایا سے حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکو ــــ تیری خواہش پوری کرنے کی کونسی صورت ہے۔

شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے ـــ پھر حضرت عبداللہ نے چوتھی ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی اس پر قریش کی عورتیں رشک وحسد میں جلکر رہ گئیں اور تقریبًا ایک سو عورتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم حصول کے غم وافسوس میں مر گئیں۔ پھر حضرت عبداللہ نے اس خثعمیہ عورت کے حسن وجمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا تھا اسے بیان کیا پھر ایک دن ان کا گزر اس عورت کی جانب ہوا تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی اُس وقت تھی اُس نے کہا اس دن تھی مگر آج نہیں۔ اسی وقت کی یہ مثل مشہور ہوگئی۔ پھر اس عورت نے آپ کی طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح اپنی بی بی آمنہ سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے زفاف کیا ہے اس پر خثعمی عورت نے کہا خدا کی قسم میں نہ رشک وحسد کرنیوالی عورت ہوں اور نہ حرامکار مگر چونکہ آپکی پیشانی میں میں نے نورِ نبوت کو دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نور میرے بطن میں ہو لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) **ابیات** خُذُوْا لِيْ اَمَانًا
مِنْ لَوَاحِظِهَا النُّجُلِ ؞ وَاِلَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِيْ ؞
فَلَوْ عَلِمَتْ مَاذَا اُلَاقِيْ مِنَ الْاَسٰى ؞ كَمَا حَلَّلَتْ
هَجْرِيْ كَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِيْ ؞ فَرِيْدَةُ حُسْنٍ لَا يُرٰى
قَطُّ مِثْلُهَا ؞ كَمَا لَا يُرٰى بَيْنَ الْوَرٰى عَاشِقٌ مِثْلِيْ ؞
اَرٰى جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَكَمَتْ بِهٖ ؞ فَنَاهِيْكِ
مِنْ جَوْرٍ وَنَاهِيْكِ مِنْ عَدْلٍ ؞ مُبَرْقَعَةٌ تَجْلٰى
عَلٰى ذٰلِكَ الْجُلٰى ؞ هِيَ النُّوْرُ وَلٰكِنْ ضَلَّ فِيْ
حُبِّهَا عَقْلِيْ ؞ مَتٰى يَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِيْنِهَا ؞ وَيَجْمَعُ
قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّيْ بِهَا شَمْلِيْ ؞ وَاَسْعٰى اِلٰى ذَاكَ
الضَّرِيْحِ مُسَلِّمًا ؞ عَلٰى مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰى سَائِرِ
الرُّسُلِ ؞ اَقُوْلُ لَهٗ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا ؞
وَمَنْ فَضْلُهٗ قَدْ عَمَّ فِي الْقَعْبِ وَالْقُهْلِ ؞
دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاةِ فَاَقْبَلَتْ ؞ وَحَنَّ اِلٰى
كَفَّيْكَ جِذْعٌ مِنَ النَّخْلِ ؞ يُصَبِّرُنِيْ مِنْكَ
الْعَذُوْلُ وَاِنَّنِيْ ؞ مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِيْ لِلَوْمٍ
وَلَا عَذْلٍ ؞ كَاَنَّ عَذُوْلِيْ فِيْكَ يَا شَافِعَ الْوَرٰى ؞
اَبُوْ لَهَبٍ فِي الْعَقْلِ وَهُوَ اَبُوْ جَهْلٍ ؞ اَقُوْلُ
لِنَفْسٍ طَالَبَتْنِيْ بِعِزِّهَا ؞ وَكَيْفَ تُرِيْدُ النَّفْسُ
عِزًّا بِلَا ذُلٍّ ؞ تُرِيْدِيْنَ اِدْرَاكَ الْمَعَالِيْ
رَخِيْصَةً ؞ وَلَا بُدَّ مِنَ الشَّهْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ ؞

مگر اے عبد اللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور اچھے نبی سے حاملہ ہوگئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لئے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے ۔ اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لئے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لئے حرام کیا ۔ وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئیگا ۔ میں اسکے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ ظلم کافی ہے اور تمہیں اپنا یہ عدل لائق ہے ۔ وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے ۔ یہ سراپا نور جس کی محبت میں عقل بھٹک گئی ۔ مشتاق جمال اسکی پیشانی کو کب دیکھے گا ۔ اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا ۔ اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرنے دوڑتا ہوا جاؤنگا جو کہ تمام رسولوں پر صاحب نور و منزلت ہے ۔ میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء ۔ اے وہ شخص جس کا فضل و کرم ہر سخت و نرم پر عام ہے ۔ آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے ۔ ستون حنانہ نے آپ کے فراق میں گریہ وزاری کی ۔ سلامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا ۔ اے شفیع الوری ۔ آپکے بارے میں یہ ملامت کرنیوالے لوگ عقل میں ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں ۔ میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے ۔ .. .. یلقیٰ بغیر ذلت کے عزت کیونکر حاصل کرسکتا ہے ۔ کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا پڑتا ہے ۔

قَطَعَتُ زَمَانِي بِامْتِدَاحِي مُحَمَّدًا، وَسِيْرَتُهُ بَيْنَ الْوَرَاى اَبَدًا شُغْلِي ÷ وَمَنْ اَنَا حَتّٰى اَنْ اَكُوْنَ مَادِحًا لَهُ، وَمَدْحُ اِلٰهِ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ ÷ عَلَيْهِ صَلٰوةُ اللّٰهِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ÷ سُحَيْرًا عَلٰى وَادِي الْمُحَصَّبِ وَالْاَثْلِ ÷ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَهْبَطَنِيَ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ فِي صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِيْ فِي السَّفِيْنَةِ مَعَ نُوْحٍ وَقَذَفَنِيْ فِي النَّارِ فِي صُلْبِ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰى صُلْبٍ حَتّٰى وَصَلْتُ اِلٰى صُلْبِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ فَنَبِيُّنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْرِ بْنِ كِنَانَةَ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰى هُنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاخْتَلَفُوْا فِي تَسْمِيَةِ بَقِيَّةِ اَجْدَادِهِ، قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِخْرَاجَ تِلْكَ الْوَدِيْعَةِ مِنْ خَزَائِنِ الْاَصْلَابِ الزَّكِيَّةِ الرَّفِيْعَةِ ظَهَرَتْ لِانْتِقَالِ نُوْرِهِ الْاٰيَاتُ وَتَبَاشَرَتْ بِهٖ جَمِيْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَنُوْدِيَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ يَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ يَا كُرْسِيُّ تَدَرَّعْ بِالْاِفْتِخَارِ يَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى

سے میں نے ساری عمر حضور اکرمؐ کی مدح میں گزار دی ہے اور آپکی سیرت کا بیان میرا مشغلہ رہا ہے۔ ۵ میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعوٰی کر سکوں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے ۶ آپ پر اللہ کی رحمت ہو جب تک بجلی چمکے۔ صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے مجھے صلب آدمؑ میں زمین اتارا اور مجھے حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا میں اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف منتقل ہوتا گیا تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق ہے اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

مروی ہے کہ جب اللہ تعالٰی نے چاہا کہ اس ودلیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور مبارک کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی گئی چنانچہ فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہٰی روشن ہو جا، اے محلاتِ جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو،

تَبَلَّجِیْ یَا حُوْرَ الْقُصُوْرِ اَشْرِقِیْ بِاَمْدَادِکِ
تَمَنْطَقِیْ وَبِالْعَرْشِ حُفِّیْ یَا رِضْوَانُ افْتَحْ اَبْوَابَ
الْجِنَانِ وَیَا مَالِکُ اَغْلِقْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ فَاِنَّ
النُّوْرَ الْمَکْنُوْنَ وَالسِّرَّ الْمَخْزُوْنَ الَّذِیْ هُوَ فِیْ
خَزَائِنِ قُدْرَتِیْ مِنَ الْاَزَلِ قَدِ انْتَقَلَ فِیْ هٰذِهِ
اللَّیْلَةِ اِلٰی بَطْنِ اٰمِنَةَ وَنَزَلَ وَلَمَّا جَرَتْ اَقْلَامُ
الْاَقْدَارِ فِیْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ
الزَّکِیَّةِ وَالدُّرَّةِ الْمُصَفِّیَةِ فِیْ قَرَارِ بَطْنِ
اٰمِنَةَ الْقُرَشِیَّةِ تُؤْدِیْ فِی الْکَوْنِ عِطْرٌ وَا
صُفِّقَاتُ لِمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَبَحْرٌ وَاصْوَا مَعَ جَوَارٍ مَعَ
الْقُدْسِ الْاَمْنَا وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعُبَّادِ فِیْ
ضَوْءِ الصَّفَا الضِّیَافَةِ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ
فَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ یَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِیْبِ صَاحِبِ
الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبَرَزَتْ مَعَانِیْ
صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ لَیْلَتَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ شَهْرِ
الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ الثَّانِیْ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَهْلُ
الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰی مُدَّةِ عَشَرَةِ شُهُوْرٍ
لَحَبَا وَنَخَاتِیْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِنْ شُهُوْرِ اٰمِنَةَ اَتَاهَا فِی الْمَنَامِ
اٰدَمُ آرَانِقَا اِلٰی وَاَخْبَرَهَا مَا حَمَلَتْ بِاَجَلِّ الْعَالَمِ
وَفِی الشَّهْرِ الثَّانِیْ اَتَاهَا فِی الْمَنَامِ اِدْرِیْسُ (عَلَیْهِ
السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ

اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کردو کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں میں ازل سے محفوظ رہا ہے اب وہ نور مبارک آج کی رات بطن آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہر مصطفےٰ کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطن آمنہ قرشی میں نور مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود وعنبر کی خوشبوؤں سے معطر کردو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیئے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھا دو، اس لیئے کہ اس ماہِ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا اور ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب سبع مثانی کے معانی یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔ ارباب سیر واخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر، حاملہ عورتوں کے مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ گیا۔ تو ان ایام کے پہلے مہینہ میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی کہ تم جہاں میں سب سے افضل ذات کے حمل سے ہو اور دوسرے مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم صاحب قدر ومنزلت کی ذات گرامی سے حاملہ ہو اور تیسرے مہینہ حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ سنایا کہ تم نصر وفتح والی ذات گرامی سے حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لاکر خبر دی کہ تم صاحبِ عزت ووقار اور عظمت وکرامت والی ذات گرامی سے حمل میں ہو۔ پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّالِثِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَقَارِ وَالْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ الْخَامِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِسْمٰعِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْاِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ مُوْسٰى الْكَلِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ السَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ دَاؤُدُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ سُلَيْمَانُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِنَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِي الشَّهْرِ التَّاسِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ عِيْسَى الْمَسِيْحُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَجْهِ الْمَلِيْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيْحِ وَالدِّيْنِ الصَّحِيْحِ۔

نے آکر بشارت سنائی کہ تم ہیئت وسطوت والے صاحب
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے مہینہ حضرت موسیٰ علیہ
السّلام نے خوشخبری دی کہ تم فضیلت وعظمت والے
صاحب قلب سلیم سے حاملہ ہو، اور ساتویں مہینہ
حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور
دراز لوا والے مالک حوض مورود، صاحب مقام
محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو۔ آٹھویں
مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے
بشارت دی کہ تم نبی آخرالزمان کی
ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو اور
نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے آکر مژدہ سنایا کہ تم
صاحب وجہ ملیح زبان
فصیح اور دین صحیح
کی ذات
سے
حاملہ
ہو۔

قصیدہ

یَا مَوْلِدًا قَدْ حَوٰی عِزًّا وَّ اِقْبَالًا ۞ لِوَصْفِهٖ
یَبْلُغُ الْعُشَّاقُ آمَالًا ۞ یَا مُدَّعِیَ الْحُبِّ فِیْهِ
وَهُوَ ذُوْ وَلَهٍ ۞ وَفِیْ هَوَاهُ جَفَا اَهْلًا وَّ اَطْلَالًا
اِنْ كُنْتَ تَعْشَقُهٗ وَجْدًا وَّ تَقْصِدُهٗ شَوْقًا
وَّ تَطْلُبُ مِنْ رُّؤْیَاهُ اِجْلَالًا ۞ مُشْتَاقَةٌ
عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِیْهَ لَهٗ ۞ وَیَنْطَعُ الشَّوْقُ
مِنْهَا فِیْهِ اَوْ مَالًا ۞ اِیَّاكَ وَاعْدِلْ مَنْ فِی
الْكَوْنِ یُشْبِهُهٗ ۞ قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ
اَشْكَالًا وَّ اَمْثَالًا ۞ اِنْ جِئْتَ بَانَ
اَوْ جِئْتَ مَرْبَعَهٗ ۞ فَحُطَّ مَا حَادِی الْعِیْسِ
اَحْمَالًا ۞ صَاحَ الزَّمَانَ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَهٗ ۞
اَنْتَ بِذَاكَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا ۞ ذَنْبِیْ
یُقَیِّدُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ ۞ وَقَدْ حَمَلْتُ
مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا ۞ الْكِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ
اَرْجُوْهُ یَشْفَعُ لِیْ ۞ فَحُسْنُ ظَنِّیْ بِخَیْرِ الْخَلْقِ
مَا زَالَا ۞ فَقَدْ لَجَوْنَا اِلٰی بَابِ الْكَرِیْمِ
وَمَنْ ۞ یَلْجَاءُ اِلَیْهِ یَرٰی رُحْبًا وَّ اِقْبَالًا
هُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ ضَاءَ الْوُجُوْدُ بِهٖ ۞
وَاَفْرَحَ الْقَلْبُ فِیْ ذِكْرَاهُ اِحْسَالًا ۞
بِحَقِّهٖ یَا اِلٰهِیْ جُدْ لَنَا كَرَمًا ۞ عَفْوًا

قصیدہ

اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے جن کی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں، ــہ اے محبت کے دعویدار، یہی ذات تو محبت کے لائق ہے۔ دنیاوی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے، ــہ اگر تجھے حضورؐ سے عشق ہے تو تو ان کی محبت میں فنا ہو جا، کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ ــہ حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی سر دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں، ــہ اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اسی سے عشق کرتی ہیں جن کا کوئی نظیر نہیں اور اس شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں۔ ــہ خبردار انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے۔ بلاشبہ وہ ہر حسین شکل و صورت پر فائق ہیں ــہ اگر تو سرو یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو لے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھہر جا۔ ــہ وقت ضائع ہو گیا اور میں نے ان کی منزلوں کو نہ دیکھا اور میں نے ان پہاڑی ریاستوں کی زیارت تک نہ کی۔ ــہ میرے گناہ مجھے مقید کرتے اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لا دکھے ہیں۔ ــہ لیکن میں کل، روز قیامت اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔ ــہ اب ہم سخی کے دروازہ پر آزردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے ــہ یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے ــہ انکے

وَّ صَفْحًا وَّ اِكْرَامًا وَّ اِجْلَالًا ؛ صَلَّى عَلَيْهِ الٰهُ
الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰى ، اَهْلِيْهِ الصَّحْبِ اٰبَاءً
وَّ اَبْنَاءً ؛ قِيْلَ كَمَا كَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُوْرِ
وَ قَرُبَتْ لَيَالِي الْوِلَادَةِ فَفِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ
وَالْهَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِمِثْلِ
الْاٰمَالِ وَالْمُنٰى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ سَمِعَتْ
تَسْبِيْحَ الْمَلٰئِكَةِ مُعْلِنًا وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ
بَدَا سَعْدُهَا وَالْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ
دَامَ الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ مَا نَكَرُ وَمَا وَنَا وَ
فِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ زَالَ عَنْهَا التَّعَبُ وَ
النَّصَبُ وَالْعَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ
رَأَتْ فِيْ مَنَامِهَا الْخَلِيْلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ
لَهَا اَبْشِرِيْ بِالنَّبِيِّ الْجَلِيْلِ صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ
الْحُسْنٰى وَالْاٰيَاتِ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ
طَافَتِ الْمَلٰئِكَةُ لَهَا لَمَّا قَرُبَ وَضْعُهَا
وَدَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ اَشْرَقَ النُّوْرُ
وَالضِّيَا وَبَدَا لِكَ الْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ
تَرَنَّمَتِ الْاَطْيَارُ فَرِحًا بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْحَادِيْ عَشَرَ
ضَجَّتِ الْمَلٰئِكَةُ لِخَالِقِهَا بِالْحَمْدِ وَالثَّنَا وَ

طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما، معافی درگزر اور عزت و بزرگی نصیب فرما۔ اے خدائے عرش انپر رحمت فرما جو آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے ہو کر ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا پوری ہونے کی بشارت دی گئی تیسری رات میں صاف اوپر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سُنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی نہ سستی اور چھٹی رات میں ان سے تھکان، مشقت و تکلیف جاتی رہی۔ ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور کنیت والے صاحب جلالت نبی کی بشارت دی اور آٹھویں رات میں فرشتوں نے انکے گرد طواف کیا پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت قریب آ گیا تو نویں رات نور و ضیاء کا ظہور ہوا اور وہ ہر طرف پھیل گیا اور دسویں رات نبی مختار کی ولادت کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں سے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارھویں رات فرشتوں نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارھویں رات میں سیدتنا آمنہ نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں

فِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃَ عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلاً یَقُوْلُ هَنِیْئًا لَّکِ یَا اٰمِنَۃُ اَلْبُشْرٰی بِهٰذِهِ اللَّیْلَۃِ فَاِذَا وَضَعْتِ شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْهُدٰی فَسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قِیْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِیِّ وَنَادٰی لِسَانُ الْحَالِ یَا جَبَلَ اَبِیْ قُبَیْسٍ ؛ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّۃِ وَالْکَیْسِ ؛ یَا جَبَلَ حِرٰی هٰذَا مَوْلِدُ خَیْرِ الْوَرٰی یَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ ؛ هٰذَا الْمُنْجِیْ مِنَ الْهَلَکَاتِ ؛ یَا مَسْجِدَ الْخَیْفِ قَدْ وَافَاکَ اَکْرَمُ ضَیْفٍ ؛ یَا اَهْلَ مِنًا قَدْ حَصَلَ لَکُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا ؛ یَا مَرْوَۃُ وَالصَّفَا هٰذَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی ؛ یَا قُبَّۃَ زَمْزَمَ هٰذَا النَّبِیُّ الْاَعْظَمُ ؛ اِفْتَخِرِیْ یَا سَمٰوَاتُ بِصَاحِبِ الْاٰیَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ ؛ اِفْتَخِرِیْ یَا اَرْضِیْنَ بِسَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ قِیْلَ فَلَمَّا کَادَتْ لَیْلَۃُ الْوِلَادَۃِ وَقَرُبَ طُلُوْعُ صُبْحِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَۃِ لِمَنْ لَّہُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّیَادَۃُ نُصِبَ عَلَمٌ بِالْمَشْرِقِ وَعَلَمٌ بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْکَعْبَۃِ وَحَلَّتْ بِاِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ کُلُّ وَیْلٍ وَّکُرْبَۃٍ وَخَرَّتِ الْاَصْنَامُ عَلٰی رُؤُسِهَا وَاُلْقِیَتِ الشَّیَاطِیْنُ بِخِزْیِهَا وَبُؤْسِهَا وَخَمَدَتْ نَارُ فَارِسٍ وَّلَهَا اَلْفُ عَامٍ لَّمْ تَخْمَدْ وَانْشَقَّ اِیْوَانُ کِسْرٰی مِنْ هَیْبَۃِ مَوْلِدِ اَحْمَدَ وَغَاضَتْ بُحَیْرَۃُ سَاوَۃَ وَفَاضَ وَادِیْ سَمَاوَۃَ

مبارک ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی۔ جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبانِ حال سے کسی نے پکارا۔ اے کوہِ ابوقبیس یہ ذات، صاحب مسرت وفراست ہے۔ اے کوہِ حرا! یہ ولادت خیرالوریٰ کی ہے، اے کوہ عرفات، یہ ولادت، ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد خیف آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو! بلا شبہ آج تمہیں خوشی وبرکت حاصل ہوئی، اے کوہ صفا ومروہ! یہ نبی مصطفیٰ ہیں۔ اے قبۂ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں۔ اے آسمانو! صاحب آیات ومعجزات پر فخر کرو۔ اے زمینو اولین وآخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو۔

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کی ولادت کے لئے خیر وسعادت کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک عَلَم مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک عَلَم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف وشدت اتری اور سر کے بل بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی رسوائی وذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی اور احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک ہو گیا

وَدَنَتْ مِنْ بَيْتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَاَطْلَعَ عَلٰى وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ بَسَطَتْ كَفَّ شَكْوَاهَا اِلٰى عَالِمِ سِرِّهَا وَنَجْوَاهَا وَقَالَتْ لَيْتَ عِنْدِيْ اَحَدٌ مِّنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا اَتْمَمْتُ الْكَلَامَ حَتّٰى امْتَلَأَ عَلَيَّ الْبَيْتُ بِنِسْوَةٍ طِوَالًا حِسَانًا سُوْدَ الشَّعْرِ حُمْرَ الْخُدُوْدِ وَيُفَدِّيْنَنِيْ وَيَقُلْنَ لِيْ يَا اٰمِنَةُ لَا بَأْسَ عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَرْسَلَنَا اللّٰهُ اِلَيْكِ لِنَتَبَرَّكَ بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ اٰمِنَةُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ طَائِرٌ عَظِيْمٌ وَصَارَ شَابًّا اَغْيَدَ وَفِيْ يَدِهٖ قَدَحٌ مَمْلُوٌّ شَرَابًا اَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبَ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ فَنَاوَلَنِيْ اِيَّاهُ وَقَالَ لِيْ اِشْرَبِيْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِشْرَبِيْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِزْدَادِيْ فَازْدَدْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِزْدَادِيْ فَازْدَدْتُ ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ وَمَسَحَ بِهَا عَلٰى بَطْنِيْ وَقَالَ اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا خَيْرَ

اور دادی ثمادہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آگئے اور حی وقیوم (اللہ تعالٰے) نے انہیں وضع حمل پر مطلع فرمایا۔ پھر جب سیدہ آمنہ کو دردزہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر باطن و مخفی حالت کا رازدار ہے مناجات کے لئے پھیلائے اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین وجمیل، طویل القامت، سیاہ بالوں اور سُرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں۔ اے آمنہ تم کوئی فکر وغم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالٰے نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لئے جسے تم اس رات تولد کرو گی، تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا۔ ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کر لی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو۔ میں نے اسے پی لیا، پھر مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا۔ اے سید المرسلین ظہور فرمایئے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جیئے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جیئے اے رسول اللہ تشریف لایئے اے خیر الخلق جہاں کو منور فرمایئے۔

خَلْقِ اللّٰهِ اَظْهَرْ يَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَظْهَرْ
يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَظَهَرَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَقْرَءُ هٰذِهِ الْاَبْيَاتَ ۔

اَبْيَاتٌ وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ ۞ وُلِدَ
الْحَبِيْبُ وَخَدُّهُ يَتَوَرَّدُ ۞ وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَحَّلًا وَّ
مُطَيَّبًا ۞ وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِهٖ يَتَوَقَّدُ ۞ وُلِدَ
الَّذِيْ لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ النَّقَا ۞ كَلَّا وَلَا ذِكْرُ الْحِمٰى
وَالْمَعْهَدُ، هٰذَا الَّذِيْ لَوْلَاهُ مَا ظَهَرَ الْقَنَا ۞
كَلَّا وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ يُقْصَدُ ۞ هٰذَا الَّذِيْ
جَاءَتْ اِلَيْهِ غَزَالَةٌ ۞ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ
مُحَمَّدُ ۞ هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ حَقِيْقَةً ۞ هٰذَا
خِتَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ ۞ اِنْ كَانَ يُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ
جَمَالُهُ ۞ وَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْيَدُ ۞ لَوْ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ
اُعْطِيَ رُشْدَهٗ ۞ بِاللّٰهِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ اَرْشَدُ ۞ اَوْ
كَانَ قَدْ اُعْطِيَ الْمَسِيْحُ عِبَادَةً، فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ اَجَلُّ
وَاَعْبَدُ ۞ هٰذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسٌ ۞
وَنَفَائِسٌ نَظِيْرُهُ لَا يُوْجَدُ ۞ جِبْرِيْلُ نَادٰى فِيْ
مِنَصَّةِ حُسْنِهٖ ۞ هٰذَا مَدِيْحُ الْكَوْنِ هٰذَا
اَحْمَدُ ۞ يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِيْ حُبِّهٖ، هٰذَا
هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِيْلُ الْمُفْرَدُ، ۞ سِيْرُوْا بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوْا

اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہوجیئے، بسم اللہ اے محمدؐ بن عبداللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودہویں رات کے مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوگئے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسولؐ اللہ پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے سہ

ؔ حبیب خدا پیدا ہوئے اور انکی مثل کبھی پیدا نہ ہوگا۔ گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہوئے۔

ؔ سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے۔ آپکے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔

ؔ اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نقیا، حمیٰ اور عہد (جوکہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

ؔ آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور نہ وادی محصب کی طرف کبھی کوئی قصد کرتا۔

ؔ آپ ہی کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمدؐ ہیں۔

ؔ آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کے ختم کرنیوالے اور سردار ہیں۔

ؔ اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق ہے۔ خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

ؔ اگر حضرت ابراہیمؑ کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود رشد میں ان سے زیادہ ہے۔

ؔ اگر حضرت عیسٰی کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گذار ہیں۔

اَلْحَادِیْ بِکُمْ یَحْدُوْ وَیُعْلِنُ بِاللُّحُوْنِ مُنْشِدْ ۞ وَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰے ۞ وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ هٰذَا الْاَمْجَدْ ۞ یَا نَازِلِیْنَ الْمُنْحَنٰی فِیْ شَرْعِکُمْ ۞ اِنَّ الْمُتَیَّمَ بِالْفِرَاقِ مُسَهَّدْ ۞ یَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ کَمْ لَکَ مِنْ ثَنَا ۔ وَمَدَآئِحٍ تَعْلُوْ وَذِکْرٍ یُوْجَدْ ۞ لَمْ یَاْتِ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ ۞ فِیْمَا مَضٰی هٰذَا حَدِیْثٌ مُسْنَدْ ۞ قَالَتْ مَلَآئِکَةُ السَّمَآءِ بِاَسْرِهِمْ ۞ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدْ ۞ صَلُّوْا عَلَیْهِ بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً ۞ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِیْدُوْا ۞ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰی یَدَیْهِ شَاخِصًا اِلَی السَّمَآءِ بِعَیْنَیْهِ وَقِیْلَ لَمَّا وُلِدَ خَرَّ عَلٰی سَجَّادَةِ الْقُرْبِ وَنُوْرُهٗ قَدْ وَصَلَ اِلَی الْحُجُبِ وَخَرَقَهَا وَلَمْ تَجِدْ اُمُّهٗ اٰمِنَةُ اَلَمَ الطَّلْقِ وَلَا مَا رَهِقَهَا اِنَّ رُؤَسَآءَ الْمَلٰٓئِکَةِ لَمَّا وَضَعَتْهُ اُمُّهٗ رَفَعَتْهُ اِلَی السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَنُوْرُهٗ قَدْ مَلَاَ الْاٰفَاقَ وَقَدْ تَوَّجَهَا خَالِقُهَا بِتَاجِ الْکَرَامَةِ وَمِنْطَقِهَا وَجَآءَتْ بِهٖ مَخْتُوْنًا مُکَحَّلًا وَّشَمْسُ سَعْدِهٖ قَدْ اَبْدَتْ تَاَلُّقَهَا ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَیْهِ اٰمِنَةُ قَدْ دُهِشَتْ فِیْ جَمَالِهٖ وَابْتَهَجَتْ فِیْ رَوْنَقِ کَمَالِهٖ وَهُوَ فِیْ حُلَلِ الْبَهَآءِ وَالْوَقَادِ مَلْفُوْفٌ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ

ـــہ آپکی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیئے گئے
تو آپ کی نظیر محال ہے۔

ـــہ جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی کہ کائنات کے ممدوح اور انکا نام احمد ہے۔

ـــہ اے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں
یکتا و بے مثل ہے ـــہ نجد میں جاکر دیکھو اور اپنے حدی خواں کو سنو۔
مختلف معنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

ـــہ اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو اور کہتے ہیں کہ اے بلند
رتبہ نبی کے مشتاقو! ـــہ اے منحنیٰ کے اترنے والو! تمہارے راستہ
میں بند ۂ عشق کو بلا شبہ ڈرایا جاتا ہے ـــہ اے مولود مختار! اپنی کتنی
ہی توصیف برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں ـــہ زمانۂ سابقہ میں
اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔ آسمانوں
کے تمام فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے اس کا مثل نہ ہوگا۔

ـــہ صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو نہ (صلوٰۃ و سلام کے ساتھ
بلکہ اسلام سے زیادہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے
اپنی چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے مروی ہے کہ
آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلے پر سجدہ کیا اور آپ کا
نور حجاب عظمت تک پہنچا اور اسے آشکار کر دیا۔ اور سیدہ آمنہ نے درد
زہ کی شدت اصلاً محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو

مِنْ حَوْلِهٖ صُفُوْفٌ صُفُوْفٌ وَسَمِعَتْ قَائِلًا يَقُوْلُ طُوْفُوْا بِهٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَعَلَى الْبِحَارِ كُلِّهَا وَعَلَى الْوُحُوْشِ فِيْ فَلَوَاتِهَا وَعَلَى الْجِنِّ فِيْ خَلَوَاتِهَا وَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كُلِّ رُوْحَانِيٍّ لِيَعْرِفُوْهُ بِاسْمِهٖ وَخِلْقَتِهٖ وَطُوْفُوْا بِهٖ عَلٰى مَوَالِيْدِ الْاَنْبِيَاءِ لِيَعُمَّهُمْ اٰثَارُ بَرَكَتِهٖ قَالَتْ اٰمِنَةُ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ خُذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَاَعْطُوْ صَفْوَةَ اٰدَمَ وَمَعْرِفَةَ شِيْثٍ وَرِقَّةَ نُوْحٍ وَخُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِيْلَ وَصَبْرَ اَيُّوْبَ وَشُكْرَ يَعْقُوْبَ وَجَمَالَ يُوْسُفَ وَصَوْتَ دَاوٗدَ وَاَضْرَ سُلَيْمَانَ وَحِكْمَةَ لُقْمَانَ وَقُوَّةَ مُوْسٰى وَزُهْدَ يَحْيٰى وَبُشْرَةَ عِيْسٰى اِغْمِسُوْهُ فِيْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَتْ اِلٰى جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَ اِلَيْهَا وَسَاَلَهَا عَنْ حَالِهَا وَمَا لَدَيْهَا فَاَخْبَرَتْهُ بِاَسْرَرَةِ الْاَخْبَارِ وَمَا شَاهَدَتْهُ مِنْ مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَهٗ جَدُّهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَدَخَلَ مَعَهٗ بِالْكَعْبَةِ وَقَامَ عِنْدَهَا يَدْعُو اللّٰهَ وَيَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ وَرُوِيَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَئِذٍ شِعْرًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ هٰذَا الْغُلَامَ

جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اُٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہان کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا پر تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں۔ پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے حُسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں بلا شبہ وقار کی خلعتوں میں لپیٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپکے گرد صف بستہ کھڑے تھے۔ سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ روئے زمین کے مشارق و مغارب، ہر بر و بحر اچرند و پرند اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیض یاب ہوں۔

سیدنا آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدمؑ کی صفوت سیدنا شیثؑ کی معرفت، سیدنا نوحؑ کی رقت، سیدنا ابراہیمؑ کی خلت، سیدنا اسمٰعیلؑ کی انقیاد و اطاعت سیدنا ایوبؑ کا صبر و استقامت، سیدنا یعقوبؑ کا شکر، سیدنا یوسفؑ کا حسن و جمال، سیدنا داؤدؑ کی آواز، سیدنا سلیمانؑ کی حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا موسیٰؑ کی قوت، سیدنا یحییٰؑ کا زہد، سیدنا عیسیٰؑ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپکو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدنا آمنہ نے تمام احوال اور نورانی فرزند

الطَّيِّبِ الْاَرْدَانِ ۞ قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ ۞ أُعِيْذُهُ بِالْبَيْتِ ذِي الْاَرْكَانِ ۞ حَتّٰى أَرَاهُ نَاطِقَ اللِّسَانِ ۞ أُعِيْذُهُ مِنْ شَرِّ ذِيْ شَنَآنٍ مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعِنَانِ ۞ أَنْتَ الَّذِيْ سُمِّيْتَ فِي الْقُرْاٰنِ ۞ أَحْمَدَ مَكْتُوْبًا عَلَى الْجِنَانِ ۞ وَأَيْضًا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا أَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا أَقْسَمَ سُبْحَانَهٗ بِحَيَاةِ أَحَدٍ غَيْرِهٖ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ أَنَّهٗ وُلِدَ بِمَكَّةَ فِيْ كِسْرٰى نُوْشِيْرْوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوْفِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ زَمَانِ وِلَادَتِهٖ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَقْوَالٍ أَحَدُهَا أَنَّهٗ وُلِدَ لِاثْنَيْ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالثَّانِيْ لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهٗ عِكْرِمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهٗ عَطَاءٌ وَالْاَوَّلُ أَصَحُّ وَأَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعُرِجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ۞ طَابَتِ الْقُلُوْبُ ۞ غُفِرَتِ الذُّنُوْبُ ۞ سُتِرَتِ الْعُيُوْبُ ۞ كُشِفَتِ الْكُرُوْبُ ۞

کے جو معجزات سے مشاہدہ کیئے تھے سب بیان کیئے پھر سیدنا عبد المطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے۔ اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالے کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔

مروی ہے کہ سیدنا عبد المطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا بلاشبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں ہر حاسد دربے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا جنت کے ہر در و دیوار پر انکا نام احمد لکھا ہوا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالے نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی۔ چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپکی بقا اور آپکی حیات کی اور اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ البتہ آپ کے زمانۂ ولادت کے بارے میں تین مختلف قول ہیں ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رض کا قول ہے دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ

بِلِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ ٭ طَابَتِ الْاَرْوَاحُ عَاشَعَتِ الْاَشْبَاحُ زَالَتِ الْاَتْرَاحُ تَوَالَتِ الْاَفْرَاحُ اَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ مَانُوالِی لَاءِ اِمْلَاحٍ ۔

ایامِ رضاعت کا بیان

رِضَاعُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ وَلَمَّا عَرَضُوا الْمَرَاضِعَ عَلَی النَّبِیِّ السَّامِیِّ الشَّرِیْفِ التِّهَامِیِّ اَعْرَضَتْ عَنْهُ النِّسَاءُ اِلَّا مَنِ اخْتَارَهَا اللّٰهُ لِرِضَاعِهٖ وَوَفَّقَهَا فَنَشَرَ لِوَاءُ السَّعَادَةِ لِحَلِیْمَةَ السَّعْدِیَّةِ فَفَازَتْ بِالْقَصْدِ وَالْاُمْنِیَّةِ لِاَنَّهَا حَازَتْ قَصَبَاتِ الرِّهَانِ وَاَخَذَتْ سَبْقَهَا جَعَلَ الْحِلْمُ فِیْ حَلِیْمَةَ وَاللّٰهُ رَزَقَهَا قِیْلَ وَلَمَّا حَمَلَتْهُ عَلٰی اَتَانِهَا وَقَصَدَتِ الرَّحِیْلَ اِلٰی اَوْطَانِهَا وَالْحَمَّالُ قَدْ طَوَّقَهَا كَانَتْ اِذَا مَرَّتْ بِهٖ عَلٰی وَادٍ يَابِسٍ اخْضَرَّتْ بِبَرَكَتِهٖ وَتَسْمَعُ الْاَحْجَارَ تَنْطِقُ بِسَلَامِهَا عَلَیْهِ وَالْاَشْجَارُ تَخِرُّ بِاَغْصَانِهَا اِلَیْهِ وَالْحُسَّدُهَا وَلَمَّا وَصَلَتْ بِهِ الْمَنَازِلَ وَقَدْ حَصَلَ الشَّرَفُ لِلنَّازِلِ رَاَتِ الْاَرْضَ قَدْ لَبِسَتْ جَدِيْدَهَا وَخَلَعَتْ خَلَقَهَا

کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت بھی اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے۔ گناہ بخشے گئے عیوب چھپائے گئے سختیاں اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب کا اور سید الملاح صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں قلوب نے زندگی پائی غم و فکر جاتے رہے فرحت و سعد پھیلا اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوٰۃ اللہ علیہ

ایامِ رضاعت کا بیان

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لئے قبول کر لیا جسے اللہ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیک بختی کا جھنڈا حضرت سعدیہ حلیمہ کے نصیب آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں اس لئے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اس بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالےٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی۔ اور وہ حضورؐ کو سلام کرنے کی آوازیں پتھروں سے سنتیں اور درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں۔ اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض و حسد کا اظہار کیا پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں۔ اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز و شاداب ہوگئی ہے۔

وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ بُشْرَاكِ يَا حَلِيْمَةُ
بِمَوْلُوْدٍ سَادَ جَمِيْعَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفَرَقَهَا
وَلَمْ تَزَلْ فِيْ بَرَكَاتِهٖ، قَالَتْ حَلِيْمَةُ وَلَقَدْ
اَخَذْتُهٗ وَمَا فِيْ ثَدْيِيَّ دَرُّ لَبَنٍ وَلَقَدْ
كُنَّ النِّسَاءُ يَبِسْنَ اِلَيَّ وَاَوْلَادُهُنَّ حَتّٰى
اَرْضَعْتُهُنَّ اَيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَقَدْ كُنَّ عِنْدِيْ
شِيَاهٌ لَا نَجِدُ فِيْهِنَّ مَا نَشْرَبُهٗ وَلَا مَا نَعْمَلُهٗ
اُدُمًا فَوَاللّٰهِ لَالنَّبِيْ وَضَعْتُ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ
عَلَى الْاَغْنَامِ فَحَلَبْتُ مَا كَفَانَا لِاَرْبَعِيْنَ
بَيْتًا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكُنْتُ اِذَا اَرْضَعْتُهٗ
فِي الْمَنْزِلِ اَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ الْمِصْبَاحِ وَلَقَدْ
قَالَتْ لِيْ اُمُّ خَوْلَةَ السَّعْدِيَّةُ اَتُوْقِدِيْنَ
النَّارَ فِيْ مَنْزِلِكِ طُوْلَ اللَّيْلِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ
لَا اُوْقِدُ نَارًا وَلٰكِنَّهٗ نُوْرُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ وَكَانَ لِيْ مِنَ الْاَغْنَامِ سَبْعَةٌ
بَقِيَتْ بِبَرَكَتِهٖ مِائَةً وَلَقَدْ حَصَلَ لِيْ
مِنَ الْخَيْرِ حَتّٰى كَانَ الصَّعَالِيْكُ يَعِيْشُوْنَ
فِيْ كَنَفِيْ وَحَمَلَتْ اَغْنَامِي الْجَمِيْعَ فَقَالَتْ
نِسَاءُ بَنِيْ سَعْدٍ مَا شَانُ حَلِيْمَةَ فَقَدْ كَثُرَ
خَيْرُهَا وَكَثُرَتْ اَغْنَامُهَا وَنَحْنُ لَمْ
تَحْمِلْ لَنَا شَاةٌ وَّاحِدَةٌ قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَانِّيْ

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضورؐ کو لیا تھا اس وقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں۔ یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں، لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے تھنوں کو چھوا دیا اس رات سے ان میں اتنا دودھ میں دوہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لئے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت بھی نہ ہوتی تھی چنانچہ ام خولہ سعدیہ نے کہا بھئی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ نور روشن نہیں رکھتی۔ لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں جو آپ کی برکت سے بڑھ کر سو تک ہوگئیں اور مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوگئیں تو میرے قبیلہ کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے ان کے یہاں خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمائیے وہ فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ہائے مبارک کو پانی کے ایک

الْقَوْمُ اَغْنَامَهُمْ عِنْدِیْ وَ قَالُوْا عُوْدِیْ عَلَیْنَا مِنْ
بَرَکَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَتْ
رِجْلَیْہِ فِی الْحَوْضِ وَ سَقَیْتُ فَجَلَتِ الْغَنَمُ جَمِیْعًا
وَکَثُرَ الْخَیْرُ عَلٰی جِیْرَانِ بِبَرَکَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اِذَا انْتَبَہَ فِی اللَّیْلِ الطَّلَبَ
الرِّضَاعِ یَنْزِلُ الْقَمَرُ وَ شَاغَلَہٗ وَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ فَیَقُوْلُ النَّبِیُّ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ قَالَتْ
وَکُنْتُ مَعَہٗ فِیْ سُرُوْرٍ عَظِیْمٍ مَا غَسَلْتُ لَہٗ بَوْلًا
قَطُّ اِلَّا طَہَارَۃً وَّ نَظَافَۃً وَّلَقَدْ اَسْأَلُ
اللّٰہَ تَعَالٰی بِہِ الْحَوَائِجَ تَنْقَضِیْ قَالَتْ حَلِیْمَۃُ
ثُمَّ اِنَّہٗ خَرَجَ یَوْمًا مِنَ الْاَیَّامِ وَلَدِیْ ضَمْرَۃَ
لِرَعْیِ الْاَغْنَامِ قَالَتْ اَنَا کَذٰلِکَ وَاِذَا بِوَلَدِیْ
ضَمْرَۃَ یَقُوْلُ یَا اُمَّاہُ اِنَّ اَخِیْ مُحَمَّدًا الْحِجَازِیَّ
اِذَا وَقَفَ لِقَدَمَیْہِ فِی الْوَادِی الْیَابِسِ اِخْضَرَّ
بِوَقْتِہٖ وَسَاعَتِہٖ وَاِذَا نَامَ فِی الشَّمْسِ تَاتِیْہِ غَمَامَۃٌ
فَتُظِلُّہٗ وَیَاتِیْہِ الْوُحُوْشُ فَیُقَبِّلُ اَقْدَامَہٗ وَاِذَا
مَشٰی عَلَی الرَّمْلِ لَا اَثَرَ لَہٗ یَبِیْنُ وَاِذَا مَشٰی عَلَی
الصَّخْرِ یَغُوْصُ تَحْتَ قَدَمَیْہِ کَالْعَجِیْنِ قَالَتْ
حَلِیْمَۃُ یَا وَلَدِیْ تَوَصّٰی بِاَخِیْکَ خَیْرًا وَلَا تُعْلِمْ
اَحَدًا بِمَا ذَکَرْتَہٗ قَالَتْ حَلِیْمَۃُ ثُمَّ اِنَّہُمَا خَرَجَا عَلٰی

حوض میں دھویا اور وہ پانی ان بکریوں کو پلایا چنانچہ وہ سب کی سب بکریاں گابھن ہو گئیں اور ہمسایوں میں بھی حضورؐ کے طفیل خیر و برکت بڑھ گئی وہ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ جب دودھ کی خواہش میں رات میں بیدار ہوتے تو چاند اکثر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم اس پر آتا اور اضافہ میں کہتے ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" وہ فرماتی ہیں میں حضور اکرمؐ کی معیت میں خوش و خرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب آپ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیئے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلے اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپؐ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آ کر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آ کر آپؐ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپؐ ریت پر چلتے تو آپؐ کا نشان قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپؐ پتھر پر چلتے تو پتھر موم کی مانند بن کر آپ کے نشان قدم کو لے لیتا جس طرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے۔ اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ پھر آپؐ روزانہ اسی طرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ

عَادَتِهِمَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ وَإِذَا بِوَلَدِيْ ضَمْرَةَ
يَشْتَدُّ صَارِخًا وَّيَقُوْلُ يَا أُمَّتَاهُ يَا أَبَتَاهُ أَدْرِكِيْ
أَخِيْ مُحَمَّدًا الْحِجَازِيَّ فَقَدْ أُصِيْبَ فَمَا أَظُنُّكُمَا أَ
تَلْحَقَاهُ إِلَّا مَقْتُوْلًا قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَانْتَهَيْنَا فَإِذَا
هُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ عَلٰى ذُرْوَةِ جَبَلٍ سَالِمًا
مِنَ الْأَهْوَالِ فَضَمَمْتُهُ إِلٰى صَدْرِيْ وَقَبَّلْتُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا حَبِيْبِيْ مَا الَّذِيْ
أَصَابَكَ قَالَ خَيْرٌ يَا أُمَّاهُ بَيْنَمَا نَحْنُ
وَاقِفُوْنَ إِذْ أَقْبَلَ عَلَيْنَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ
الْقَمَرُ وَفِيْ يَدِ أَحَدِهِمْ إِبْرِيْقٌ مِّنَ الْجَوْهَرِ
مَلْآنُ مِنَ الثَّلْجِ الْمُذَابِ بِمَاءِ الْكَوْثَرِ وَفِيْ
يَدِ الْآخَرِ مِنْدِيْلٌ مِّنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ فَاحْتَمَلُوْنِيْ
صَعِدُوْا إِلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَأَضْجَعُوْنِيْ عَلَى الْأَرْضِ
لَطِيْفًا وَّشَقُّوْا بَطْنِيْ شَقًّا خَفِيْفًا ثُمَّ أَخْرَجُوْا
قَلْبِيْ وَشَقُّوْهُ فَلَمْ أَجِدْ لِذٰلِكَ أَلَمًا ثُمَّ
أَخْرَجُوْا مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ فَرَمَوْا بِهَا وَقَالُوْا
هٰذِهٖ حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ
عَلَيْكَ سَبِيْلٌ ثُمَّ غَسَلُوْا قَلْبِيْ بِذٰلِكَ
الْمَاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ أَحَدُهُمْ مِنْدِيْلًا فَنَشَّفَ
بِهٖ قَلْبِيْ وَأَحْشَاهُ طِيْبًا وَقَالَ لَهُ رَفِيْقُهُ امْلَأْهُ
كَمَا أُمِرْتَ بِالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ وَالرِّضْوَانِ ثُمَّ رَدُّوْهُ

بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیئے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ بھی ملو یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا۔ پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے اماں! خیر ہے ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن کے چہرے چاندی کی طرح منور تھے اور ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور آہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جس کی مجھے ذرہ بھر درد و تکلیف نہ ہوئی اور ایک لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ خط شیطان سے ہے اور اب شیطان کے لیئے آپ سے کچھ نہیں — پھر دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا۔ اور اس سے اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اس میں حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرت الٰہی سے صحیح و سالم کھڑا ہوں۔ حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی

إِلَى مَكَانِهِ فَالْتَأَمَ شَقِّي وَصَدْرِي كَمَا كَانَ فَقُمْتُ صَحِيحًا سَالِمًا بِقُدْرَةِ اللهِ تَعَالٰى فَقَالَتْ حَلِيمَةُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَيَّاكَ وَعَافَاكَ ثُمَّ اَخَذْتُ مُحَمَّدًا وَقَبَّلْتُهُ وَضَمَمْتُهُ إِلَى صَدْرِي وَجِئْتُ بِهِ إِلَى جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَلَّمْتُهُ إِلَيْهِ وَخَرَجْتُ مِنْ ضَمَانِهِ وَكَفَالَتِهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَقَدْ بَسَطَ الْكَلَامَ فِي تَرْغِيبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا زَالَ اَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَالْمِصْرِ وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَغْتَسِلُوْنَ وَيَلْبَسُوْنَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَيَتَزَيَّنُوْنَ بِاَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ وَيَتَطَيَّبُوْنَ وَيَكْتَحِلُوْنَ وَيَاْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ وَيَبْذُلُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْمَضْرُوْبِ وَالْاَجْنَاسِ وَيَهْتَمُّوْنَ اِهْتِمَامًا بَلِيْغًا عَلَى السَّمَاعِ وَالْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ اَجْرًا جَزِيْلًا وَفَوْزًا عَظِيْمًا وَمِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُوْجَدُ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَسَعَةِ الرِّزْقِ وَازْدِيَادِ

پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر گئی اور ان کے سپرد کیا۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العالمین۔

عرب و عجم میں محافل میلاد کی شہرت

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آرائستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقدو جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تر کا اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔

محفل میلاد مبارک کے مجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کی جاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت، سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں۔

الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ وَالْاَحْفَادِ وَدَوَامِ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَالْاَمْصَارِ وَالسُّكُوْنِ وَالْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدِّيَارِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حُكِيَ اَنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَكَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيْ جِيْرَانِهٖ يَهُوْدِيَّةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ مُعْجِبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ يَبْذُلُ مَالًا جَزِيْلًا وَيُنْفِقُ اَمْوَالًا كَثِيْرَةً وَيَتَصَدَّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَيُطْعِمُ بِاَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهٗ فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا لَعَلَّهٗ يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ نَبِيًّا وُلِدَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَيَصْنَعُ مَوْلُوْدًا لَهٗ وَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَرْحَةٌ وَّسُرُوْرٌ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ فَاِذَا بِرَجُلٍ كَثِيْرِ الْاَنْوَارِ وَحَوْلَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَرَاَتْ وَتَعَجَّبَتْ وَسَاَلَتْ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ اَرَاهُ اَعَزَّ وَاَكْرَمَ فِيْكُمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ هَلْ اِذَا كَلَّمْتُهٗ يُكَلِّمُنِيْ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ فَقَصَدَتْ اِلَيْهِ وَتَقَدَّمَتْ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ

نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی وشہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب رہتی تھی۔ اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالبًا یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبیؐ اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبیؐ اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے۔ اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اس نے کہا کیا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا لَبَّيْكِ يَا اَمَةَ اللّٰهِ فَبَكَتِ
الْيَهُوْدِيَّةُ وَقَالَتْ كَيْفَ تُجِيْبُنِيْ وَكَيْفَ
تَقُوْلُ لِيْ لَبَّيْكِ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ دِيْنِكَ فَقَالَ
لَهَا مَا اَجَبْتُ اِلَّا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكِ
ثُمَّ قَالَتْ مُدَّ يَدَيْكَ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَانْتَبَهَتْ
مِنَ النَّوْمِ وَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ فَرِحَةٌ مَّسْرُوْرَةٌ
مِنْ هٰذَا الْمَنَامِ الَّتِيْ حَيْثُ رَاَتْ فِيْهَا سَيِّدَ
الْاَنَامِ فَعَاهَدَتِ اللّٰهَ فِيْ رُؤْيَاهَا اِنْ اَصْبَحَتْ
فَاَتَصَدَّقُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجَمِيْعِ مَا اَمْلِكُ مِنْ مَالِيْ وَاَصْنَعُ مَوْلِدًا لَهٗ
فَلَمَّا اَصْبَحَتْ وَاَرَادَتْ اَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا عَاهَدَتْ
فَرَاَتْ زَوْجَهَا كَذٰلِكَ فَرِحًا مُبَشِّرًا وَعَازِمًا عَلٰى
بَذْلِ مَالِهٖ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَالِیْ اَرَاكَ فِیْ
هِمَّةٍ صَالِحَةٍ اَلَا لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هٰذَا
لِاَجْلِ الَّذِيْ اَسْلَمْتِ عَلٰى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ
اَحَكَ اللّٰهُ مَنْ اَطْلَعَكَ عَلٰى هٰذَا السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ
فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ بَعْدَكِ عَلٰى يَدَيْهِ ثَانِيًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَمَعَنِيْ وَاِيَّاكِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ
وَاَنْقَذَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ
وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضورؐ نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالٰے تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمائیے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد صلی اللہ کے رسولؐ ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے ازحد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے۔ اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لئے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لئے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو، اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے سرفراز فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گردانا۔

۱ دُعا ہائے خاتمہ

اَللّٰھُمَّ! اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَاءَۃَ مَوْلِدِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ فَاَفِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّکْرِیْمِ وَاَسْکِنَّا بِحُرْمَتِہٖ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ وَالْاَھْوَالِ الْعَظِیْمِ وَمَتِّعْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ بِالنَّظَرِ اِلٰی لِقَاءِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَاَمِیْنِکَ الْمُقْتَدٰی وَبِاٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْخُلُقِ وَالْحَیَا وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْوَفَا کُنْ اَللّٰھُمَّ لَنَا مُعِیْنًا وَّحَامِیًا وَّمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّۃِ نَعِیْمًا وَّخُلُوْدًا وَّغُرَفًا وَّارْزُقْنَا بِبَرَکَتِہٖ قَبُوْلًا وَّعِزًّا وَّشَرَفًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ الْحَبِیْبِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَبْرَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَثْقَالَ وَالْاَوْزَارَ وَاَحْرِسْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْمَھَالِکِ وَالْاَخْطَارِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا نَقَدَّمْنَاہُ عَنْ یَّسِیْرِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَالْاِجْھَارِ وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ یَا عَفُوُّ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ وَاغْفِرْ

دُعا ہائے خاتمہ ۱

اے بارِ الٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز فرما، اور اپنے حبیب کے طفیل ہمیں جناتِ نعیم میں ہمارا مسکن بنا۔ اور ہمیں اس دن جب کہ بہت بڑی پیاس ہو گی۔ اور شدید خوف لاحق ہو گا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے وجہ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے نبی مصطفٰے اور رسول مجتبیٰ اور امین مقتدٰی اور ان کی آل پاک اہل بیت اطہار، اہل صدق و صفاء، صاحب فضل وجود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! تو ہی ہمارا مددگار و حامی اور حاجت روا ہے اور ہمیں باغِ جنت نصیب فرما کر وہاں کے حور و قصور مرحمت فرما اور حضور کی برکت سے قبول و عزت اور شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکوکار اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور معاصی و خطاؤں کے بوجھ کو بخشدے اور ہمیں ہر خوف و خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔ اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ وہ ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما۔ اے معاف کرنیوالے، اے کرم فرمانے والے، اے بخشنے والے معاف فرما۔

اَللّٰهُمَّ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمُعَلِّمِيْنَا
وَلِمَنْ كَانَ سَبَبًا لِهٰذَا الْجَمْعِ الْعَظِيْمِ وَلِعِبَادِكَ
الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ وَالْجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ
مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَقَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مَنْ يَّقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ ۝

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے والدین و مشائخ و اساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماعِ عظیم الشان میں شریک و سبب ہوا اور اپنے ہر حاضر و غائب بندے اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے۔ بے شک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم) اس کے والدین و اساتذہ اور مشائخ پہ کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

امام اعظم بحضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم

قصیدۂ نعمانیہ مع ترجمہ و اشعار

از تبرکات

سراج الاُمّت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

ذیل کا قصیدہ حضور امام اعظم رضی اللہ عنہٗ کے فرمودات کا مجموعہ ہے جس سے آپکے علم و فضل بارگاہ رسالت سے عقیدت وابستگی، محبت و نیاز مندی اور آپکے عقیدہ کے مطابق سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مالک و مختار۔ نورِ مجسم، حاضر و ناظر، حاجت روا و مشکلکشا، باعث ارض و سما سید انبیاء شافع روز جزا اور تمام مخلوقات کے آقا و مولیٰ اور ملجاء و ماویٰ ہونے پر واضح طور پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ نورانی و پیارا قصیدۂ مبارکہ صحیح العقیدہ اہل محبت احناف کیلئے جام کیف و سرور اور ان معتقدات کو شرک سے تعبیر کرنے اور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو ہدف تنقید بنانیوالے خشک "حنفیوں" کیلئے درس عبرت ہے۔ پڑھیے اور ایمان تازہ فرمایئے

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا	اَرْجُوْا رِضَاکَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ
یا رسول اللہ! بندہ حاضر دربار ہے	آپ کی خوشنودی و حفظ و امان درکار ہے
وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ	قَلْبًا مَّشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ
ہے مرے پہلو میں یا خیر الخلائق الساد ل	جو ہے شیدا آپ کا اور غیر سے بیزار ہے

وَعَلَيْكَ ظَلَّلَاتِ الْغَمَامَةُ فِي الْوَرٰى — وَالْجِذْعُ حَنَّ اِلٰى كَرِيْمِ لِقَاكَ

مخلوق میں وہ آپ ہیں کہ ابر بھی سایہ کرے — آپ کی قربت کی خاطر حنانہ بھی رونے لگا

وَكَذَاكَ لَا اَثَرَ لِمَشْيِكَ فِي الثَّرٰى — وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهٖ قَدَمَاكَ

یونہی چلنے سے نہ پڑتا خاک پر کوئی نشان — پتھر کے سینے میں اُتر جاتا تھا اکثر نقشِ پا

وَشَفَيْتَ ذَا الْعَاهَاتِ مِنْ اَمْرَاضِهٖ — وَمَلَأْتَ كُلَّ الْاَرْضِ مِنْ جَدْوَاكَ

سب مریضوں کو بیماری سے شفا دی آپ نے — اپنے جود و لطف سے روئے زمیں کو بھر دیا

وَرَدَدْتَ عَيْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمٰى — وَابْنَ الْحُصَيْنِ شَفَيْتَهٗ بِشِفَاكَ

آپ نے نابینا قتادہ کو بینائی پھیر دی — ابن حصین کو اپنے فضل و کرم سے بخشی شفا

وَكَذَا خُبَيْبًا وَابْنَ عَفْرَ بَعْدَمَا — جُرِحَا شَفَيْتَهُمَا بِلَمْسِ يَدَاكَ

ابن عفرا و خبیب جبکہ تھے زخمی بہت — دونوں ہاتھوں سے کیا مس اور اچھا کر دیا

وَعَلِيٌّ مِنْ رَمَدٍ بِهٖ دَاوَيْتَهٗ — فِي خَيْبَرَ فَشَفٰى بِطِيْبِ لَمَاكَ

آپ کی خوشبوئے لب سے حضرت علی اچھے ہوئے — یوم خیبر عارضۂ چشم میں تھے مبتلا

وَسَاَلْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَابِرِ الَّذِيْ — قَدْ مَاتَ اِبْنَاهُ وَقَدْ اَرْضَاكَ

حق نے زندہ کر دیا جابر کے مُردہ پسر کو — آپ کی سن کر دعا آپ کو راضی کیا

شَاةٌ مَسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدِ الَّتِيْ — نَشَفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَا رُقْيَاكَ

دودھ اس کا خشک تھا پر دودھاری ہو گئی — اُمِّ معبد کی بکری کو جب آپ نے مس کر دیا

وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّكَ مُعْلِنًا — فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِيْنَ دُعَاكَ

قحط سالی میں دعا کی آپ نے اللہ سے — مینہ برسنے لگ گیا فی الفور ہی وقت دعا

وَبِكَ الْمَسِيْحُ اَتٰى بَشِيْرًا مُّخْبِرًا | بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا بِعُلَاكَ

بن کے مداح علیٰ اور مخبر حسن صفات | آئے عیسیٰ آپ کا مژدہ سنانے بے ریا

وَكَذَا اِلَيْكَ مُوْسٰى لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا | بِكَ فِي الْقِيَامَةِ نَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

آپ کے متوسل اس دنیا میں بھی موسیٰ رہے | روز محشر بھی رکھیں گے آپ پر ہی آسرا

وَالْاَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرٰى | وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

سب رسل۔ کل انبیا۔ سارے فرشتے اور خلق | آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یا خیر الوریٰ

لَكَ مُعْجِزَاتٌ اَعْجَزَتْ كُلَّ الْوَرٰى | وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَيْسَ تُحَاكٰ

لوہا مانا خلق نے ہے معجزوں کا آپ کے | ہو نہیں سکتا فضائل کے بیاں کا حق ادا

نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسُمِّهٖ لَكَ مُعْلِنًا | وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ حِيْنَ اَتَاكَ

بکری کے شانہ نے زہر آلودگی کردی بیاں | گوہ حاضر خدمت ہوئی لبیک کہتی برملا

وَالذِّئْبُ جَاءَكَ وَالْغَزَالَةُ قَدْ اَتَتْ | بِكَ تَسْتَجِيْرُ وَتَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

بھیڑیا و ہرنی نے آپ کی چاہی حمایت | حاضر خدمت ہوئے وہ آپ سے چاہنے پناہ

وَكَذَا الْوُحُوْشُ اَتَتْ اِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ | وَشَكَا الْبَعِيْرُ اِلَيْكَ حِيْنَ رَاٰكَ

آکے وحشی جانور کہنے لگے تجھ کو سلام | اونٹ نے بھی اپنا شکوہ آپ کو سب کہدیا

وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْكَ مُطِيْعَةً | وَسَعَتْ اِلَيْكَ مُجِيْبَةً لِنِدَاكَ

جب بلایا اشجار کو ہو کر مطیع حاضر ہوئے | دوڑے آئے آپ کی خدمت میں وہ سنکر ندا

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ | صُمُّ الْحَصٰى بِالْفَضْلِ فِيْ يُمْنَاكَ

آپ کی ہتھیلیوں سے پانی جاری ہوگیا | پہلے داہنے ہاتھ میں پتھر نے بھی کلمہ پڑھا

وَبِحَقِّ جَاهِكَ اِنَّنِیْ بِكَ مُغْرَمٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ اَهْوَاكَ

آپ کی عظمت کی میں کھا کر قسم کہتا ہوں سچ
یہ دلِ عاشق سراپا عشق سے سرشار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكَ

گر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ ہوتی کوئی شے
آپ کے ہونے سے ہی یہ گلشن و گلزار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ ہی کے نور سے روشن ہیں یہ شمس و قمر
آپ ہی سے سارا عالم مطلع انوار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَی السَّمَاءِ بِكَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسَرَاكَ

آپ کی معراج سے رتبہ ملا افلاک کو
فخر کرتا آپ پر ہر ثابت و سیار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاكَ رَبُّكَ مَرْحَبًا وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقُرْبِهٖ وَحَبَاكَ

مرحبا کہہ کر پکارا آپ کو اللہ نے
اور بلا کر قرب کی خاطر جو دینا تھا دیا

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَةً لَبَّاكَ رَبُّكَ لَمْ تَكُنْ لِسِوَاكَ

جب شفاعت کی ہماری التجا کی آپ نے
حق نے فرمایا تمہارا ہی یہ حق ہے مصطفےٰ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

آپ کے دادا صفی اللہ ہوئے جب کامیاب
اپنی لغزش پر وسیلہ جبکہ چاہا آپ کا

وَبِكَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آگ ابراہیم پر فوراً ہوئی سرد و فرد
واسطہ دے کر انہوں نے آپ کا جب کی دعا

وَدَعَاكَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّهٗ فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاكَ

وقت سختی جب پکارا آپ کو ایوب نے
دور سختی ہو گئی ان کی وہیں یا مجتبےٰ

وَدَعَوْتَ كُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْا اِلٰی دَعْوَاكَ طَوْعًا سَامِعِيْنَ نِدَاكَ

آپ نے اسلام کی دعوت دی جملہ خلق کو
آ گئے طوعاً آپ کی جانب سبھی سن کر ندا

وَخَفَضْتَ دِيْنَ الْكُفْرِ يَا عَلَمَ الْهُدٰی وَرَفَعْتَ دِيْنَكَ فَاسْتَقَامَ هُدَاكَ

کر دیا پست آپ نے کفر اے ہدایت کے علم
سربلندی دین کو دی۔ جم گیا نقش ھدیٰ

اَعْدَاكَ عَادُوْا فِي الْقَلِيْبِ بِجَهْلِهِمْ صَرْعٰی وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰی بِجَفَاكَ

اندھے کنوئیں میں گرے دشمن جہالت سے تمام
ہو گئے محروم رحمت آپ پر کر کے جفا

فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَدْ اَتَتْكَ مَلَائِكٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتَلَتْ اَعْدَاكَ

بدر کے دن آئے اللہ کے فرشتے فوج فوج
آپ کے اعداء سے لڑ کر کر دیا ان کو فنا

وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ فَتْحِكَ مَكَّةَ وَالنَّصْرُ فِي الْاَحْزَابِ قَدْ وَافَاكَ

یوم فتح مکہ بھی حضرت ہوئے فیروز مند
اور ہوئی احزاب میں بھی نصرتِ حق رہنما

هُوْدٌ وَيُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

ہود و یونس حسن حضرت سے ہوئے صاحبِ جمال
نور سے تھی آپ ہی کے حسنِ یوسف کی ضیاء

فَقَدْ فُقْتَ يَا طٰهٰ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرَاكَ

آپ سارے انبیاء پر فائق اے طٰہٰ ہوئے
آپ کو شب میں خدا عرش بریں پر لے گیا

وَاللّٰهِ يَا يٰسِيْنَ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

آپ کا یٰسین مخلوقات میں ثانی نہیں
اس کا شاھد ہے وہ رب جس نے نبوت کی عطا

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعَرَاءُ يَا مُدَّثِّرُ عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

ہمارے مدثر کے ہیں اتنے صفات عالیہ
جن کی ہے تعریف سے قاصر ہر اک شاعر ہا

إِنْجِيْلُ عِيْسٰى قَدْ أَتٰى بِكَ مُخْبِرًا　　وَلَنَا الْكِتَابُ أَتٰى بِمَدْحِ حُلَاكَ

آئی تھی انجیل عیسیٰ آپ کی دینے خبر　　اور ہے قرآن میں مدح حضرت کی سوا

مَاذَا يَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰى　　أَنْ يَجْمَعَ الْكُتَّابُ مِنْ مَعْنَاكَ

مدح میں کیا آپ کی کوئی کہے گا مدح گو　　لکھنے والے کیا لکھیں آپ کے وصف و ثنا

وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُهُمْ　　وَالشُّعْبُ أَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاكَ

روشنائی ان کی ہو جائیں اگر دریا تمام　　اور اشجار جہاں سے لیں قلم سنکھوں بنا

لَمْ يَقْدِرِ الثَّقَلَانِ تَجْمَعُ نَذْرَهُ　　أَبَدًا وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ إِدْرَاكَ

جب بھی جن و انس ملکر جو لکھیں گے ہوگا ہیچ　　کیا لکھیں یارا نہیں جب شان کے ادراک کا

بِكَ لِيْ قُلَيْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِيْ　　وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

دل میرا ہے آپ ہی کا شیفتہ یا سیدی　　جان جو باقی ہے اس میں آپ ہی کی ہے ہوا

فَإِذَا سَكَتُّ فَفِيْكَ صَمْتِيْ كُلُّهُ　　وَإِذَا نَطَقْتُ فَمَادِحًا عَلْيَاكَ

چپ جو ہوتا ہوں تو ہوتا ہوں تصور میں ترے　　بولتا جب ہوں تو مدحت میں تری ہوں بولتا

وَإِذَا سَمِعْتُ فَعَنْكَ قَوْلًا طَيِّبًا　　وَإِذَا نَظَرْتُ فَمَا أَرٰى إِلَّاكَ

سنتا ہوں جب تو ہوں سنتا آپ کے اقوال کو　　دیکھتا ہوں جب تو میں ہوں آپ ہی کو دیکھتا

يَا مَالِكِيْ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَاقَتِيْ　　إِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكَ

میرے مالک فقر میں ہیں آپ ہی شافع مرے　　سب سے بڑھ کر آپ کا ہوں میں ہی محتاج غنا

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى　　جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ

اکرم الثقلین اور کنز الوریٰ بھی آپ ہیں　　کیجئے راضی رضا سے جود سے بھی کچھ عطا

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ — لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ

میں حریص بخشش حضرت کیوں نہ ہوں جب نہیں — بوحنیفہ کا کوئی یاور محمد کے سوا

فَعَسَاكَ تَشْفَعُ فِيْهِ عِنْدَ حِسَابِهٖ — فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّكٌ بِعُرَاكَ

ہے امید اس کو کہ ہونگے آپ شافع روز حشر — اس لئے کہ اس نے اک دامن ہے پکڑا آپ کا

فَلَأَنْتَ أَكْرَمُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ — وَمَنِ الْتَجٰى بِحِمَاكَ نَالَ رِضَاكَ

سب سے بڑھ کر آپ مقبول شفاعت میں شفیع — جس نے تھاما آپ کا دامن ملی اس کو رضا

فَاجْعَلْ قِرَاكَ شَفَاعَةً لِّيْ فِيْ غَدٍ — فَعَسٰى أَرٰى فِي الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاكَ

میری مہمانی شفاعت آپ کی ہو کل کے دن — ہوں میں حضرت روز محشر آپ کے تحت لوا

صَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى — مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلٰى مَثْوَاكَ

اے ہدایت کے نشان اللہ کی رحمت آپ پر — ہو جہاں تک کوئی مشتاق آپ کے دیدار کا

وَعَلٰى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ

آپ کے صحب کرام اور تابعین پر بھی درود

وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلِّ مَنْ وَالَاكَ

اور اس پر بھی جو رکھے دوست حضرت کو سوا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو، ارشادِ نبوی
دعوتِ اسلامی
دعوتِ اسلامی خالص تبلیغی اور غیر سیاسی تحریک ہے اس کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح اور غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام ہے اسمیں شامل ہونے والا ہر اسلامی بھائی کوشش کرے کہ وہ اپنی زندگی کو نہ صرف قرآن و سنت کے مطابق ڈھالے بلکہ اسکی تبلیغ کے لیے بھرپور کوشش بھی کرے۔ ارشادِ نبوی ہے جس نے میری ایک سنت کو زندہ کیا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔
دعوتِ اسلامی کا مرکزی اجتماع، ہر پیروار کو بعد مغرب تا عشا نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں ہوتا ہے
آپکو دعوت دیجاتی ہے کہ اس مرکزی اجتماع میں لازمی شرکت فرمائیں۔
احیائے سنت کیلئے لاہور سے باہر کیلئے بھی وفود کی روانگی ہوتی ہے
منجانب: دعوتِ اسلامی لاہور

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند　　اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں　　اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا　　اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آگیا　　اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور نزدیک کے سُننے والے وہ کان　　کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پُوچھے کوئی　　آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں　　اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں　　اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں　　اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا　　موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں　　اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا　　اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم　　اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب　　تا ابد اہلِ سُنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں　　شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور　　بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حدائق بخشش

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(1) صوفی محمد امین
(2) صوفی محمد سلیم - جی - اے ٹو ڈپٹی سیکرٹری
ایڈمن - اتھیکا ایریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ
ہیڈ آفس انار کلی لاہور
56992
(3) صوفی عبد الرزاق صاحب
ایریگیشن ریسرچ لاہور